DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC REALTEIONS
BALOCHISTAN

نظامتِ اعلیٰ تعلقاتِ عامہ
حکومتِ بلوچستان

NO.DGPR(PRESS CLIPPING)/ 944

DATED 26-10-2026.

SUBJECT:- PRESS CLIPPINGS.

kindly find enclosed here with a set of press clipping of Local/National Newspapers for information and necessary action.

for (Director General)

The Press Secretary to
Chief Minister, Balochistan, Quetta.

RAMZAY ROAD QUETTA

PHONE NO. 081-9202548-9201615-9201056, FAX NO:081-9201108
e-mail: dgprquettabalochistan@.com, dgprquetta.advt@gmail.com

CamScanner

DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

مورخہ 26.10.2026

نمبر شمار	اہم قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	دہشتگردی کے خاتمے کیلئے سہولت کاروں کے خلاف کارروائیاں ناگزیر ہیں، سرفراز بگٹی	جنگ ودیگر اخبارات
02	بلوچستان معاشی ترقی کے امکانات سے مالا مال ہے، نسیم الرحمٰن	جنگ ودیگر اخبارات
03	دہشتگردوں کو کسی صورت معاف نہیں کیا جائے گا، نور محمد دمڑ	جنگ ودیگر اخبارات
04	قلعہ سیف اللہ کارروائی امن دشمنوں کیلئے واضح پیغام ہے، ضیاء اللہ لانگو	جنگ ودیگر اخبارات
05	لوگوں کے مسائل کا حل اولین ترجیحات میں شامل ہے، علی مدد جتک	مشرق ودیگر اخبارات
06	نوجوان ہمارے دست باز وانہیں مایوس نہیں کرینگے، بخت محمد کاکڑ	مشرق ودیگر اخبارات
07	شہریوں کا تحفظ پولیس کی بنیادی ذمہ داری ہے، سنجے کمار پنجوانی	مشرق ودیگر اخبارات
08	ڈی سی کیچ کی زیرصدارت محکمہ تعلیم کی کارکردگی سے متعلق اجلاس	جنگ ودیگر اخبارات
09	فورسز کی مسلسل کامیابیاں قابل تحسین ہیں بابر یوسفزئی	جنگ ودیگر اخبارات
10	فتنہ الخوارج کمانڈر کی ہلاکت اہم کامیابی ہے، شاہد رند	جنگ ودیگر اخبارات
11	سرکاری اسکولوں کی عمارتوں کا فوری معائنہ کرنے کی ہدایت	جنگ ودیگر اخبارات
12	11لاکھ سے زائد غیر قانونی غیرملکیوں کو واپس بھیج دیا، حمزہ شفقات	جنگ ودیگر اخبارات
13	کوئٹہ میں گیس نہ پریشر بھاری بھر کم بل شہریوں کیساتھ ناانصافی ہے، پشتونخوا نیپ	جنگ ودیگر اخبارات
14	وسائل سے مالا مال بلوچستان کے عوام بنیادی سہولیات سے محروم ہیں، جمعیت	جنگ ودیگر اخبارات
15	اسمبلی قرارد رسمجھ سے بالاتر سرداری نظام کا خاتمہ ممکن نہیں، قبائلی جرگہ	جنگ ودیگر اخبارات
16	حکمران عوام کو زندہ درگور کرنے کی پالیسی پر گامزن ہیں، مولانا ہدایت الرحمٰن	جنگ ودیگر اخبارات

امن وامان:

سیکورٹی فورسز کی کارروائیاں قلعہ سیف اللہ میں خارجی کمانڈر ڈی آئی خان میں چھ دہشتگرد ہلاک دو جوان شہید، نوشکی دو پراسرار دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں، خضدار، لاکھارو میں پل دھماکے سے تباہ، تربت پولیس و موٹرسائیکل سواروں کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ ایک ملزم گرفتار، ڈی ایم جمالی اوستہ محمد میں مسلح افراد 5 موٹرسائیکلیں ونقدی چھین کر فرار

عوامی مسائل:

سرکی کلاں کے مکین تین سال سے پانی سے محروم اہلاعلاقہ، مستونگ میں نجی بینکوں کی مسلسل بندش سے صارفین کو مشکلات

اداریہ:

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے **" عوام کے ٹیکس سے حاصل وسائل کی ایک ایک پائی قومی امانت!! "** کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ اصلاحات وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ صوبے میں گورننس کے نظام کو موثر بنانے، سرکاری وسائل کے بہتر استعمال اور عوام کو معیاری خدمات کی فراہمی یقینی بنانے کے لیے تمام سرکاری محکموں کی تنظیم نو اور اصلاحات ناگزیر ہیں۔ حکومت سرکاری محکموں کے اخراجات میں

CamScanner

DIRECTORATE GENERAL PUBLIC RELATIONS BALOCHISTAN

مورخہ 26.10.2026

غیرضروری اضافے کو روکنے اور انتظامی ڈھانچے کو عوامی ضروریات سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کرے گی۔ان خیالات کا اظہار انہوں نے سیکرٹریز کمیٹی کے جائزہ اجلاس میں اظہار خیال کرتے ہوئے کیا۔اجلاس میں متعدد محکموں کی کارکردگی رپورٹس پیش کی گئیں جبکہ سرکاری محکموں کے انتظامی ڈھانچے، انفرادی توت، غیر ترقیاتی اخراجات اور عوامی خدمات کی فراہمی کا جائزہ لیا گیا۔وزیر اعلیٰ بلوچستان نے مختلف محکموں میں غیر ضروری بھرتیوں اور غیر ترقیاتی اخراجات میں اضافے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ عوام کے ٹیکس سے حاصل ہونیوالے وسائل کی ایک ایک پائی قومی امانت ہے اور ان وسائل کا ضیاع کسی صورت برداشت نہیں کیا جاسکتا۔یہ وسائل عام غریب بلوچستانی کی امانت ہیں جو سردی میں ٹھٹھرتا اور گرمی میں جھلتا ہے۔سرکاری محکموں کے اخراجات کا بنیادی مقصد عوام کو بہتر سہولیات کی فراہمی ہے۔انہوں نے کہا کہ صوبے کے دستیاب وسائل کا بڑا حصہ غیر ترقیاتی اخراجات کی نذر ہورہا ہے اور اس کے باوجود عوام کو مطلوبہ معیار کی خدمات فراہم نہیں کی جارہیں۔

اداریے :

روزنامہ مشرق کوئٹہ نے " **گندم اور آٹے کی قیمتیں ،،،،،عوام کو ریلیف دینے کی ضرورت** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے " **بلوچستان میں بہتر گورننس کیلئے نچلی سطح تک اختیارات اور وسائل کی عدم فراہمی اصل مسئلہ نئے انتظامی یونٹس اورصوبوں کامعاملہ ،وزیر اعلی بلوچستان کا موقف** " کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ٹائمز کوئٹہ نے "Traders woes" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

مضامین :

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے " **بلوچستان میں سیاسی ہم آہنگی سبوتاژ کیوں ہے ----؟** " کے عنوان سے معراج الدین کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے " **ایرانی بلوچستان میں گریٹ گیم کی پاکستان میں تپش** " کے عنوان سے نصرت جاوید کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے " **آپریشن شعبان ٹو ،،،سیکورٹی فورسز کی بڑی کارروائی 33 دھشتگرد ھلاک** " کے عنوان سے خصوصی رپورٹ تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل

نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

CamScanner

THE DAILY JANG QUETTA

روزنامہ جنگ کوئٹہ

بانی میر خلیل الرحمٰن

جلد 55 | پیر 14 جمادی الاول 1448ھ 26 اکتوبر 2026ء | نمبر 293

دہشتگردی کے خاتمے کیلئے سہولت کاروں کیخلاف کارروائیاں ناگزیر ہیں

سرفراز بگٹی

بلوچستان میں پائیدار امن اور عوام کے تحفظ کیلئے جدوجہد جاری رہے گی، وزیراعلیٰ قلعہ سیف اللہ میں کامیاب آپریشن پر سیکیورٹی فورسز کو خراج تحسین

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے قلعہ سیف اللہ میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران فتنہ الخوارج کے اہم دہشت گرد کمانڈر کی ہلاکت پر سیکیورٹی فورسز کی کارروائی کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کی پیشہ ورانہ مہارت، مستعدی اور غیر متزلزل عزم قابل تحسین ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کی قربانیاں اور خدمات قابل قدر ہیں۔ دہشت گردی ایک پیچیدہ چیلنج ہے جس کا مقابلہ کرنے کے لیے دہشت گردوں کے ساتھ ان کے مالی معاونین اور سہولت کاروں کے خلاف بھی موثر کارروائیاں ناگزیر ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان میں آپریشن ردالفتنہ 3 کے تحت دہشت گردوں کے خلاف جاری کارروائیاں دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے عزم کی عکاس ہیں۔ دہشت گردوں کے خلاف موثر کارروائیوں کے ذریعے ان کے نیٹ ورکس اور سہولت کاروں کے خلاف اقدامات کی اہمیت مزید اجاگر ہوتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ صوبے میں امن و استحکام کا قیام اور عوام کے جان و مال کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کی قربانیوں کو پوری قوم قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور قوم اپنے بہادر جوانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے اس عزم کا اظہار کیا کہ بلوچستان میں دہشت گردی کے مکمل خاتمے، پائیدار امن کے قیام اور عوام کے تحفظ کے لیے جدوجہد جاری رہے گی۔

انگلینڈ کے خلاف کامیابی ٹیم ورک کا نتیجہ ہے، وزیراعلیٰ بگٹی

پیشہ ورانہ مہارت پاکستان کرکٹ کے لیے حوصلہ افزا ہے، جیت پر قومی ٹیم کو مبارکباد

کوئٹہ (ٹی این) وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے انگلینڈ کے خلاف ایک وکٹ سے کامیابی حاصل کرنے پر قومی کرکٹ ٹیم کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستانی کھلاڑیوں نے مشکل صورتحال میں غیر معمولی حوصلے، مہارت اور آخری لمحے تک مقابلہ کرنے کے جذبے کا مظاہرہ کیا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ سنسنی خیز مقابلے میں قومی ٹیم کی کامیابی کھلاڑیوں کی محنت، عزم اور ٹیم ورک کا نتیجہ ہے۔ دباؤ کے باوجود اعتماد اور یکسوئی کے ساتھ کھیل جاری رکھنا قومی کھلاڑیوں کی صلاحیتوں کا ثبوت ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے شاداب خان کی شاندار سنچری کو سراہتے ہوئے کہا کہ ان کی عمدہ اننگز نے پاکستان کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا، جبکہ حارث رؤف کے ساتھ آخری وکٹ پر فیصلہ کن شراکت نے میچ کا رخ تبدیل کرکے قومی ٹیم کو یادگار فتح سے ہمکنار کیا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ قومی کرکٹ ٹیم کی اس کامیابی نے ملک بھر میں کرکٹ شائقین کو خوشی کا موقع فراہم کیا ہے۔ کھیل کے میدان میں کھلاڑیوں کا جذبہ، ثابت قدمی اور اجتماعی جدوجہد نوجوانوں کے لیے ایک مثبت مثال ہے اور یہ پیغام دیتی ہے کہ مشکل حالات میں حوصلہ برقرار رکھتے ہوئے کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے سیریز میں قومی ٹیم کی مجموعی کارکردگی کو بھی سراہتے ہوئے کہا کہ کھلاڑیوں کی محنت، پیشہ ورانہ مہارت اور باہمی ہم آہنگی پاکستان کرکٹ کے لیے حوصلہ افزا ہے۔ امید ہے کہ قومی ٹیم آئندہ مقابلوں میں بھی اسی جذبے اور محنت کے ساتھ اپنی کارکردگی کا تسلسل برقرار رکھے گی۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے چیئرمین پاکستان کرکٹ بورڈ محسن نقوی اور قومی کرکٹ ٹیم کے کھلاڑیوں کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ پاکستانی ٹیم مستقبل میں بھی ملک کا نام روشن کرے گی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 2

Daily MASHRIQ QUETTA

اللہ ہی کے لئے ہیں مشرق و مغرب (قرآن حکیم)

روزنامہ مشرق کوئٹہ

چیف ایگزیکٹو: سید مختار احمد

جلد 55 | بروز 14 جمادی الاول 1448ھ 26 اکتوبر 2026ء صفحات 08 | شمارہ 105

رجسٹرڈ BC-m-13 | Email. mashriqqta2008@gmail.com | PTCL 081-2827345 081-2827344 | قیمت 40 روپے

امن و استحکام اور عوام کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے، وزیراعلیٰ

دہشتگردی پیچیدہ چیلنج ہے، دہشت گردوں کیساتھ انکے مالی معاونین اور سہولت کاروں کیخلاف بھی کارروائیاں ناگزیر ہیں

قلعہ سیف اللہ میں آپریشن کے دوران اہم دہشتگرد کمانڈر کی ہلاکت دہشتگردی کیخلاف فورسز کے عزم کی عکاس ہے، بیان

کوئٹہ (آن لائن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے قلعہ سیف اللہ میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران فتنہ الخوارج کے اہم دہشت گرد کمانڈر کی ہلاکت پر سیکیورٹی فورسز کی کارروائی کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکورٹی فورسز کی پیشہ وارانہ مہارت، مستعدی اور غیر متزلزل عزم قابل تحسین ہے۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان میں آپریشن رد الفتنہ 3 کے تحت دہشت گردوں کے........ بقیہ 4 صفحہ نمبر 7 پر

خلاف جاری کارروائیاں دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے عزم کی عکاس ہیں۔ دہشت گردوں کے خلاف موثر کارروائیوں کے ذریعے ان کے نیٹ

ورکس اور سہولت کاروں کے خلاف اقدامات کی اہمیت مزید اجاگر ہوتی ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کی قربانیاں اور خدمات قابل قدر ہیں۔ دہشت گردی ایک پیچیدہ چیلنج ہے جس کا مقابلہ کرنے کے لیے دہشت گردوں کے ساتھ ان کے مالی معاونین اور سہولت کاروں کے خلاف بھی موثر کارروائیاں ناگزیر ہیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ صوبے میں امن واستحکام کا قیام اور عوام کے جان و مال کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکورٹی فورسز کی قربانیوں کو پوری قوم قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور قوم اپنے بہادر جوانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے اس عزم کا اظہار کیا کہ بلوچستان میں دہشت گردی کے مکمل خاتمے، پائیدار امن کے قیام اور عوام کے تحفظ کے لیے جدوجہد جاری رہے گی۔

روزنامہ سنچری ایکسپریس کوئٹہ

پاکستان کے 11 شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار

جلد 24 شمارہ 312 | پیر 14 جمادی الاول 26 اکتوبر 2026ء، صفحات 6 قیمت 40 روپے

سیکیورٹی فورسز کی کامیاب کارروائیاں دہشتگردی کے خاتمے کے عزم کی عکاس، وزیراعلیٰ

قلعہ سیف اللہ میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن میں دہشتگرد کمانڈر کی ہلاکت فورسز کی پیشہ ورانہ مہارت کا مظہر ہے

صوبے میں امن و استحکام کیلئے دہشتگردوں کیخلاف جنگ میں قوم اپنے بہادر جوانوں کے ساتھ کھڑی ہے، میر سرفراز بگٹی

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ قلعہ سیف اللہ میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران فتنہ الخوارج کے اہم دہشت گرد کمانڈر کی ہلاکت سیکیورٹی فورسز کی پیشہ ورانہ مہارت اور عزم کا مظہر ہے دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی (باقی صفحہ 5 نمبر 6)

فورسز کی قربانیاں اور خدمات قابل تحسین ہیں بلوچستان میں آپریشن ردالفساد 3 کے تحت دہشت گردوں کے خلاف سیکیورٹی فورسز کی کارروائیاں دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے عزم کی عکاس ہیں دہشت گرد کمانڈر کے خلاف کامیابی سے دہشت گردوں کے نیٹ ورکس اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف موثر اقدامات کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے بلوچستان میں امن و استحکام کے لیے دہشت گردوں، ان کے مالی معاونین اور سہولت کاروں کے خلاف کارروائیاں ناگزیر ہیں، سیکیورٹی فورسز کی قربانیوں کی بدولت دہشت گردی کے خلاف جنگ جاری ہے پوری قوم اپنے بہادر جوانوں کے ساتھ کھڑی ہے میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشت گردی کے مکمل خاتمے اور عوام کے جان و مال کے تحفظ تک جدوجہد جاری رہے گی۔

سرفراز بگٹی کی قومی کرکٹ ٹیم کو شاندار کامیابی پر مبارکباد

سنسنی خیز مقابلے میں کامیابی ٹیم کے کھلاڑیوں کی محنت اور ٹیم ورک کا نتیجہ ہے

کوئٹہ (آن لائن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے انگلینڈ کے خلاف ایک وکٹ سے کامیابی حاصل کرنے پر قومی کرکٹ ٹیم کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستانی کھلاڑیوں نے مشکل صورتحال میں غیر معمولی حوصلے، مہارت اور آخری لمحے تک مقابلہ کرنے کے (باقی صفحہ 5 نمبر 12)

جذبے کا مظاہرہ کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سنسنی خیز مقابلے میں قومی ٹیم کی کامیابی کھلاڑیوں کی محنت، عزم اور ٹیم ورک کا نتیجہ ہے، دباؤ کے باوجود حوصلے و ہمت کے ساتھ کھیل جاری رکھنا قومی کھلاڑیوں کی صلاحیتوں کا ثبوت ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے شاداب خان کی شاندار بیٹنگ کو سراہتے ہوئے کہا کہ ان کی عمدہ اننگز نے پاکستان کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا، جبکہ حارث رؤف کے ساتھ آخری وکٹ پر فیصلہ کن شراکت نے میچ کا رخ تبدیل کر کے قومی ٹیم کو یادگار فتح سے ہمکنار کیا۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ قومی کرکٹ ٹیم کی اس کامیابی نے ملک بھر میں کرکٹ شائقین کو خوشی کا موقع فراہم کیا ہے۔ کھیل کے میدان میں کھلاڑیوں کا جذبہ، ہمت، قوت اور اتحاد کی جدوجہد نوجوانوں کے لیے ایک بہترین مثال ہے اور یہ پیغام دیتی ہے کہ مشکل حالات میں بھی حوصلہ برقرار رکھتے ہوئے کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے سیریز میں قومی ٹیم کی مجموعی کارکردگی کو بھی سراہتے ہوئے کہا کہ کھلاڑیوں کی محنت، پیشہ ورانہ مہارت اور باہمی ہم آہنگی پاکستان کرکٹ کے لیے حوصلہ افزا ہے۔ امید ہے کہ قومی ٹیم آئندہ مقابلوں میں بھی اسی جذبے اور محنت کے ساتھ اپنی کارکردگی کا تسلسل برقرار رکھے گی۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے چیئرمین پاکستان کرکٹ بورڈ محسن نقوی اور قومی کرکٹ ٹیم کے کھلاڑیوں کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ پاکستانی ٹیم مستقبل میں بھی ملک کا نام روشن کرے گی۔

CS CamScanner

روزنامہ میزان کوئٹہ
بانی: مولانا عبدالکریم
بیاد: جمیل الرحمن
بیاد: برکت علی
چیف ایڈیٹر: محمد زبیر خل

جلد 78 | پیر 26 اکتوبر 2026ء، 14 جمادی الاول 1448ھ | قیمت 20 روپے | شمارہ 56

دہشتگردی کیخلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کی قربانیاں قابل تحسین ہیں، سرفراز بگٹی

دہشت گرد کمانڈر کے خلاف کارروائی سے دہشت گرد نیٹ ورکس اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف مؤثر اقدامات کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے بلوچستان میں امن واستحکام کے قیام کے لیے دہشت گردوں، ان کے مالی معاونین اور سہولت کاروں کے خلاف کارروائیاں ناگزیر ہیں

بلوچستان میں آپریشن رد الفتنہ 3 کے تحت دہشتگردوں کیخلاف کارروائیاں صوبے سے دہشتگردی کے مکمل خاتمے کے عزم کا اظہار ہیں، وزیراعلیٰ کا قلعہ سیف اللہ میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران فتنہ الخوارج کے اہم دہشتگرد کمانڈر کی ہلاکت پر سیکیورٹی فورسز کو خراج تحسین پیش

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے قلعہ سیف اللہ میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران فتنہ الخوارج کے اہم دہشت گرد کمانڈر کی ہلاکت پر سیکیورٹی فورسز کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے (بقیہ 2 صفحہ 2 پر)

کہا ہے کہ یہ کارروائی فورسز کی پیشہ وارانہ مہارت، عزم اور دہشت گردی کے خاتمے کے لیے غیر متزلزل ارادے کی عکاس ہے۔ ایک بیان میں وزیراعلیٰ نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کی قربانیاں اور خدمات قابل تحسین ہیں بلوچستان میں آپریشن رد الفتنہ 3 کے تحت دہشت گردوں کے خلاف کارروائیاں صوبے سے دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے عزم کا اظہار ہیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشت گرد کمانڈر کے خلاف کارروائی سے دہشت گرد نیٹ ورکس اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف مؤثر اقدامات کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے بلوچستان میں امن واستحکام کے قیام کے لیے دہشت گردوں، ان کے مالی معاونین اور سہولت کاروں کے خلاف کارروائیاں ناگزیر ہیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ سیکیورٹی فورسز کی قربانیوں کی بدولت دہشت گردی کے خلاف جنگ جاری ہے اور پوری قوم اپنے بہادر جوانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ انہوں نے عزم ظاہر کیا کہ دہشت گردی کے مکمل خاتمے اور عوام کے جان ومال کے تحفظ تک یہ جدوجہد جاری رہے گی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No.________ Page No. 5

THE DAILY BAAKHABAR QUETTA

روزنامہ باخبر کوئٹہ

بانی اکرام اللہ خان

جلد 30 | پیر 26۔اکتوبر 2026ء بمطابق 14 جمادی الاول 1448ھ قیمت 20 روپے | شمارہ 293

ساری قوم اپنے بہادر جوانوں کے ساتھ کھڑی ہے، وزیراعلیٰ

قلعہ سیف اللہ میں اہم دہشت گرد کمانڈر کی ہلاکت سیکیورٹی فورسز کی پیشہ ورانہ مہارت کا مظہر ہے

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے قلعہ سیف اللہ میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران فتنہ الخوارج کے اہم دہشت گرد کمانڈر کی ہلاکت پر سکیورٹی فورسز کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ کارروائی فورسز کی پیشہ ورانہ مہارت، عزم اور دہشت گردی کے خاتمے کے لیے غیر متزلزل ارادے کی عکاس ہے۔ایک بیان میں وزیراعلیٰ نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کی قربانیاں اور خدمات قابل تحسین ہیں بلوچستان میں آپریشن روالفتنہ 3 کے تحت دہشت گردوں کے خلاف کارروائیاں صوبے سے دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے عزم کا اظہار ہیں۔میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشت گرد کمانڈر کے خلاف کارروائی سے دہشت گرد نیٹ ورکس اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف موثر اقدامات کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے بلوچستان میں امن و استحکام کے قیام کے لیے دہشت گردوں، ان کے مالی معاونین اور سہولت کاروں کے خلاف کارروائیاں ناگزیر ہیں۔وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ سیکیورٹی فورسز کی قربانیوں کی بدولت دہشت گردی کے خلاف جنگ جاری ہے اور پوری قوم اپنے بہادر جوانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔انہوں نے عزم ظاہر کیا کہ دہشت گردی کے مکمل خاتمے اور عوام کے جان و مال کے تحفظ تک یہ جدوجہد جاری رہے گی۔

CamScanner

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No.

Page No. 6

Daily AZADI Quetta
روزنامہ آزادی کوئٹہ
بانی صدیق بلوچ

جلد نمبر-27 | پیر 26 اکتوبر 2026ء بمطابق 14 جمادی الاول 1448ھ قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر-291

وزیراعلیٰ کا فورسز کو خراج تحسین

قلعہ سیف اللہ، فورسز کی کارروائی، دہشتگرد کمانڈر ہلاک

دہشتگرد کمانڈر عادل شاہ عرف درویش دسمبر 2020 سے فتنۃ الخوارج سے وابستہ تھا، مالی معاملات کی نگرانی کررہا تھا

قلعہ سیف اللہ میں اہم دہشت گرد کمانڈر کی ہلاکت سیکیورٹی فورسز کی پیشہ ورانہ مہارت کا مظہر ہے، وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی

قلعہ سیف اللہ (این این آئی) بلوچستان میں سیکیورٹی فورسز کی آپریشن ردالفساد 3 کے تحت کارروائیوں کے دوران دہشتگرد کمانڈر مارا گیا۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق قلعہ سیف اللہ میں آپریشن کے دوران فتنۃ الخوارج کا دہشت گرد کمانڈر عادل شاہ عرف درویش ہلاک (بقیہ نمبر 1 صفحہ نمبر 2 پر)

ہوگیا۔ سیکیورٹی ذرائع نے بتایا کہ عادل شاہ دسمبر 2020 سے فتنۃ الخوارج سے وابستہ تھا، 2024 سے دہشتگرد گروہ کے مالی معاملات کی نگرانی کررہا تھا۔ ذرائع کے مطابق دہشتگرد کمانڈر غیر مقامی دہشت گردوں کو ژوب، شیرانی اور شعبان میں منتقل رہائش فراہم کرنے میں مدد کرتا تھا، عادل شاہ 2022 اور 2023 سے سیکیورٹی فورسز پر حملوں اور اغوا برائے تاوان کے لیے بھتہ خوری میں بھی ملوث رہا۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق عادل شاہ کے خلاف انسداد دہشت گردی کی عدالتوں میں 19 ایف آئی آرز درج تھیں، جبکہ اس کے سر کی قیمت 25 لاکھ روپے مقرر کی گئی تھی۔

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے قلعہ سیف اللہ میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران فتنۃ الخوارج کے اہم دہشت گرد کمانڈر کی ہلاکت پر سیکیورٹی فورسز کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ کارروائی فورسز کی پیشہ ورانہ مہارت، عزم اور دہشت گردی (بقیہ نمبر 2 صفحہ نمبر 2 پر)

کے خاتمے کے لیے غیر متزلزل ارادے کی عکاس ہے۔ ایک بیان میں وزیراعلیٰ نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کی قربانیاں اور خدمات قابل تحسین ہیں بلوچستان میں آپریشن ردالفساد 3 کے تحت دہشت گردوں کے خلاف کارروائیاں صوبے سے دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے عزم کا اظہار ہیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشت گرد کمانڈر کے خلاف کارروائی سے دہشت گرد نیٹ ورکس اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف موثر اقدامات کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے بلوچستان میں امن و استحکام کے قیام کے لیے دہشت گردوں، ان کے مالی معاونین اور سہولت کاروں کے خلاف کارروائیاں ناگزیر ہیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ سیکیورٹی فورسز کی قربانیوں کی بدولت دہشت گردی کے خلاف جنگ جاری ہے اور پوری قوم اپنے بہادر جوانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ انہوں نے عزم ظاہر کیا کہ دہشت گردی کے مکمل خاتمے اور عوام کے جان و مال کے تحفظ تک یہ جدوجہد جاری رہے گی۔

کوئٹہ: وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے ہما چوہدری ملاقات کر رہی ہیں

Daily BALOCHISTAN NEWS QUETTA

روزنامہ بلوچستان نیوز کوئٹہ

چیف ایڈیٹر: محمد انور ناصر

شمارہ 242 | MEMBER OF APNS | رجسٹرڈ ایل بی پی-10 | قیمت 15روپے | FaX:2839867 | Ph :2839851 | جلد 29

1448ھ | 14جمادی الاول | 26اکتوبر2026ء

پاکستانی ٹیم مستقبل میں بھی ملک کا نام روشن کرے گی، وزیراعلیٰ

قومی کرکٹ ٹیم کی سنسنی خیز فتح کھلاڑیوں کے عزم اور صلاحیتوں کا مظہر ہے

کوئٹہ(ٹی این) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے انگلینڈ کے خلاف ایک وکٹ سے کامیابی حاصل کرنے پر قومی کرکٹ ٹیم کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستانی کھلاڑیوں نے مشکل صورتحال میں غیر معمولی حوصلے، مہارت اور آخری لمحے تک مقابلہ کرنے کے جذبے کا مظاہرہ کیا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ سنسنی خیز مقابلے میں قومی ٹیم کی کامیابی کھلاڑیوں کی محنت، عزم اور ٹیم ورک کا نتیجہ ہے۔ دباؤ کے باوجود اعتماد اور یکسوئی کے ساتھ کھیل جاری رکھنا قومی کھلاڑیوں کی صلاحیتوں کا ثبوت ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے شاداب خان کی شاندار سنچری کو سراہتے ہوئے کہا کہ ان کی عمدہ اننگز نے پاکستان کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا، جبکہ حارث رؤف کے ساتھ آخری وکٹ پر فیصلہ کن شراکت نے میچ کا رخ تبدیل کر کے قومی ٹیم کو یادگار فتح سے ہمکنار کیا۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ قومی کرکٹ ٹیم کی اس کامیابی نے ملک بھر میں کرکٹ شائقین کو خوشی کا موقع فراہم کیا ہے۔ کھیل کے میدان میں کھلاڑیوں کا جذبہ، ثابت قدمی اور اجتماعی جدوجہد نوجوانوں کے لیے ایک مثبت مثال ہے اور یہ پیغام دیتی ہے کہ مشکل حالات میں حوصلہ برقرار رکھتے ہوئے کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے سہ ملکی کرکٹ سیریز میں قومی ٹیم کی مجموعی کارکردگی کو بھی سراہتے ہوئے کہا کہ کھلاڑیوں کی محنت، پیشہ ورانہ مہارت اور باہمی ہم آہنگی پاکستان کرکٹ کے لیے حوصلہ افزا ہے۔ امید ہے کہ قومی ٹیم آئندہ مقابلوں میں بھی اسی جذبے اور محنت کے ساتھ اپنی کارکردگی کا تسلسل برقرار رکھے گی۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے چیئرمین پاکستان کرکٹ بورڈ محسن نقوی اور قومی کرکٹ ٹیم کے کھلاڑیوں کے لیے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ پاکستانی ٹیم مستقبل میں بھی ملک کا نام روشن کرے گی۔

دہشتگردوں، مالی معاونین و سہولت کاروں کیخلاف کارروائیاں ناگزیر ہیں

میر سرفراز بگٹی

قلعہ سیف اللہ میں اہم دہشت گرد کمانڈر کی ہلاکت سیکیورٹی فورسز کی پیشہ ورانہ مہارت کا مظہر ہے

آپریشن رد الفساد 3 کے تحت دہشت گردوں کے خلاف کارروائیاں صوبے سے دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے عزم کا اظہار ہیں

کوئٹہ(ٹی این) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے قلعہ سیف اللہ میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران فتنہ الخوارج کے اہم دہشت گرد کمانڈر کی ہلاکت پر سیکیورٹی فورسز کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ کارروائی فورسز کی پیشہ ورانہ مہارت، عزم اور دہشت گردی کے خاتمے کے لیے غیر متزلزل ارادے کی عکاس ہے۔ ایک بیان میں وزیراعلیٰ نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کی قربانیاں اور خدمات قابل تحسین ہیں۔ بلوچستان میں آپریشن رد الفساد 3 کے تحت دہشت گردوں کے خلاف کارروائیاں صوبے سے دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے عزم کا اظہار ہیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشت گرد کمانڈر کے خلاف کارروائی سے دہشت گرد نیٹ ورکس اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف موثر اقدامات کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ بلوچستان میں امن و استحکام کے قیام کے لیے دہشت گردوں، ان کے مالی معاونین اور سہولت کاروں کے خلاف کارروائیاں ناگزیر ہیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ سیکیورٹی فورسز کی قربانیوں کی بدولت دہشت گردی کے خلاف جنگ جاری ہے اور پوری قوم اپنے بہادر جوانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ انہوں نے عزم ظاہر کیا کہ دہشت گردی کے مکمل خاتمے اور عوام کے جان و مال کے تحفظ تک یہ جدوجہد جاری رہے گی۔

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے ماہ جبیں ملاقات کر رہی ہیں

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No.________

Page No. 8

Daily Qudrat Quetta

قدرت کوئٹہ

صفحات 8 قیمت 15 روپے — چیف ایڈیٹر نعمت اللہ

جلد 22 | سوموار 26 اکتوبر 2026ء، 14 جمادی الاول 1447ھ | شمارہ 200

اہم دہشت گرد کمانڈر کی ہلاکت سیکیورٹی فورسز کی پیشہ ورانہ مہارت کا مظہر ہے، سرفراز بگٹی

دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کی قربانیاں اور خدمات قابل تحسین ہیں

کوئٹہ (این این آئی) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے قلعہ سیف اللہ میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران فتنۃ الخوارج کے اہم دہشت گرد کمانڈر کی ہلاکت پر سیکیورٹی بقیہ 25 صفحہ 6 پر

فورسز کو خراج [illegible] پیش [illegible] ہے کہا ہے کہ یہ کارروائی فورسز [illegible] عزم اور دہشت [illegible] ارادے کی عکاس

ہے۔ایک بیان میں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کی قربانیاں اور خدمات قابل تحسین ہیں بلوچستان میں آپریشن ردالفتنہ 3 کے تحت دہشت گردوں کے خلاف کارروائیاں صوبے سے دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے عزم کا اظہار ہیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Bullet No.

Page No. 9

DAILY ZAMANA

روزنامہ زمانہ کوئٹہ

بانی: سید فصیح اقبال

چیف ایڈیٹر: محمد حیدر امین

جلد 81 | پیر 26 اکتوبر 2026ء، 14 جمادی الاول 1448ھ | صفحات 6 | قیمت 20 روپے | شمارہ 294

امن و استحکام کا قیام، عوام کے جان و مال کا تحفظ حکومتی ذمہ داری ہے

وزیر اعلیٰ بلوچستان

بلوچستان میں آپریشن ردالفتنہ 3 کے تحت دہشت گردوں کے خلاف جاری کارروائیاں دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے عزم کی عکاس ہیں

بلوچستان میں دہشت گردی کے مکمل خاتمے، پائیدار امن کے قیام اور عوام کے تحفظ کے لیے جدوجہد جاری رہے گی

کوئٹہ (آن لائن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے قلعہ سیف اللہ میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران فتنہ الخوارج کے اہم دہشت گرد کمانڈر کی ہلاکت پر سیکیورٹی فورسز کی کارروائی کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کی پیشہ ورانہ مہارت، مستعدی اور غیر متزلزل عزم قابل تحسین ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان میں آپریشن ردالفتنہ 3 کے تحت دہشت گردوں کے خلاف جاری کارروائیاں دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے عزم کی عکاس ہیں۔ دہشت گردوں کے خلاف مؤثر کارروائیوں کے ذریعے ان کے نیٹ ورکس اور سہولت کاروں کے خلاف اقدامات کی اہمیت مزید اجاگر ہوتی ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کی قربانیاں اور خدمات قابل قدر ہیں۔ دہشت گردی ایک پیچیدہ چیلنج ہے جس کا مقابلہ کرنے کے لیے دہشت گردوں کے ساتھ ان کے مالی معاونین اور سہولت کاروں کے خلاف بھی مؤثر کارروائیاں ناگزیر ہیں۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ صوبے میں امن و استحکام کا قیام اور عوام کے جان و مال کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کی قربانیوں کو پوری قوم قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور قوم اپنے بہادر جوانوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے اس عزم کا اظہار کیا کہ بلوچستان میں دہشت گردی کے مکمل خاتمے، پائیدار امن کے قیام اور عوام کے تحفظ کے لیے جدوجہد جاری رہے گی۔

کوئٹہ: وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی سے جانو اور کامڑ بلوچستان کی موجودہ صورتحال کے حوالے سے ملاقات کر رہی ہیں

CS CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No.______ Dated: 26 OCT 2026 Page No. 15

دہشت گردوں کو کسی صورت معاف نہیں کیا جائے گا' نور محمد دمڑ

قلعہ سیف اللہ میں دہشتگرد کمانڈر کی ہلاکت فورسز کی اہم کامیابی ہے، صوبائی وزیر

ہرنائی (نامہ نگار) صوبائی وزیر خوراک حاجی نور محمد خان دمڑ نے قلعہ سیف اللہ میں دہشت گرد کمانڈر کی ہلاکت پر سیکیورٹی فورسز کی کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف مؤثر کارروائیاں بلوچستان میں امن و امان کے قیام کی جانب اہم پیش رفت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں امن کے قیام، شہریوں کے جان و مال کے تحفظ اور دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے لیے قانون نافذ کرنے والے اداروں کی کوششیں جاری رکھنا ناگزیر ہے اور دہشت گردوں کو کسی صورت معاف نہیں کیا جائے گا۔

قلعہ سیف اللہ کارروائی امن دشمنوں کیلئے واضح پیغام ہے، ضیاء اللہ لانگو

دہشتگردوں کے نیٹ ورکس اور سہولت کاروں کیخلاف کارروائیاں ناگزیر ہیں، وزیر داخلہ

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) وزیر داخلہ میر ضیاء اللہ لانگو نے کہا ہے کہ قلعہ سیف اللہ میں سیکورٹی فورسز کی کامیاب کارروائی میں اہم دہشت گرد کمانڈر کا خاتمہ امن دشمن عناصر کے لیے واضح پیغام ہے فورسز نے بروقت اور پیشہ ورانہ کارروائی سے دہشت گردوں کے مذموم عزائم ناکام بنایا دہشت گردوں کے نیٹ ورکس اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف مؤثر کارروائیاں وقت کی اہم ضرورت ہے بلوچستان میں پائیدار امن کے قیام کے لیے دہشت گردی کی معاونت کرنے والے تمام عناصر کے خلاف کارروائیاں ناگزیر ہیں بلوچستان کے عوام کے جان و مال کا تحفظ حکومت کی اولین ترجیح ہے۔

بلوچستان معاشی ترقی کے امکانات سے مالا مال ہے، نسیم الرحمن

نجی شعبے کے اشتراک سے سرمایہ کاری اور صنعتی ترقی کو نئی جہت دی جاسکتی ہے، تقریب سے خطاب

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی کے مشیر برائے ماحولیات و موسمیاتی تبدیلی نسیم الرحمن خان ملا خیل نے گوادر فری زون میں شہزاد اینڈ شاہ فارم کا افتتاح کر دیا تقریب میں وفاقی سیکرٹری میری ٹائم افیئرز محمد خرم آغا، چیئرمین گوادر پورٹ اتھارٹی نور الحق بلوچ اور دیگر نے شرکت کی اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے صوبائی مشیر نے کہا کہ بلوچستان قدرتی وسائل اور معاشی ترقی کے امکانات سے مالا مال صوبہ ہے جہاں نجی شعبے کے اشتراک سے سرمایہ کاری اور صنعتی ترقی کو نئی جہت دی جاسکتی ہے انہوں نے کہا کہ گوادر فری زون اور چین پاکستان اقتصادی راہداری سے وابستہ منصوبے بلوچستان کی معاشی ترقی، تجارت اور برآمدات کے فروغ میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ لائیو اسٹاک اور گوشت کی پروسیسنگ میں سرمایہ کاری سے مقامی پیداوار کی معاشی قدر بڑھانے، روزگار کے مواقع پیدا کرنے اور صوبائی معیشت کو مستحکم بنانے میں مدد ملے گی۔

لوگوں کے مسائل کا حل اولین ترجیحات میں شامل ہے، علی مدد جتک

خدمت کے مشن کو جاری رکھیں گے عوامی رابطوں کو مزید موثر بنایا جائے گا، صوبائی وزیر کی بات چیت

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) صوبائی وزیر حاجی میر علی مدد جتک نے کہا ہے کہ عوامی خدمت، لوگوں کے مسائل کا حل اور حلقہ انتخاب کی ترقی ان کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں عوامی نمائندگی کا اصل مقصد لوگوں کی مشکلات کو سمجھنا ان کے مسائل کے حل کے لیے عملی اقدامات کرنا اور عوام کو زیادہ سے زیادہ ریلیف فراہم کرنا ہے انہوں نے اس عزم کا اظہار جتک ہاؤس کوئٹہ میں حلقہ انتخاب سے تعلق رکھنے والے دوستوں اور معززین سے ملاقات کے دوران کیا ملاقات میں حلقہ انتخاب کے دوستوں نے صوبائی وزیر کو اپنے مسائل، عوام کو درپیش مشکلات اور مختلف امور سے آگاہ کیا حاجی میر علی مدد جتک نے تمام امور غور سے سنے اور مسائل کے حل کے لیے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کراتے ہوئے کہا کہ عوامی مسائل کا حل ان کی اولین ترجیح ہے اور وہ عوامی خدمت کے مشن کو جاری رکھیں گے صوبائی وزیر نے کہا کہ عوام اور ان کے درمیان مضبوط رابطہ ہی مؤثر عوامی خدمت کی بنیاد ہے عوامی رابطوں کو مزید مؤثر بنایا جائے گا اور حلقہ انتخاب کے عوام کو درپیش مسائل کے حل کے لیے باہمی مشاورت اور تعاون کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔

MASHRIQ QUETTA

نوجوان ہمارے دست بازو ہیں مایوس نہیں کرینگے بخت محمد کاکڑ

حلقہ انتخاب سے پیپلز پارٹی میں شمولیت کا سلسلہ جاری' وعدوں کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں' صوبائی وزیر صحت

منصوبوں کا مقصد عوام کو سفری سہولیات' نوجوانوں کو کھیلوں کے مواقع اور ترقیاتی سرگرمیوں کو فروغ دینا ہے' پارٹی اجلاس سے خطاب

کوئٹہ (اے این این) صوبائی وزیر صحت بلوچستان اور حلقہ پی بی 39 کے منتخب نمائندے بخت محمد کاکڑ نے کہا ہے کہ گزشتہ ڈھائی سال کے دوران بلاتفریق عوامی خدمت، ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل اور عملی اقدامات کے نتیجے میں حلقے کے عوام کی جانب سے پاکستان پیپلز پارٹی میں شمولیتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ عوام سے کیے گئے انتخابی وعدوں کو عملی جامہ پہنایا جا رہا ہے، جبکہ حلقے کی تعمیر و ترقی اور بنیادی سہولیات کی فراہمی ان کی اولین ترجیحات میں شامل ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے نواں کلی میں پیپلز پارٹی کے ملاقاتی سیکرٹریٹ میں پارٹی کے بنیادی یونٹوں کے صدور اور جنرل سیکرٹریز کے ایک اہم مشاورتی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کیا۔ اجلاس میں حلقے کی سیاسی و تنظیمی صورتحال، عوامی مسائل، جاری ترقیاتی سرگرمیوں اور مستقبل کے لائحہ عمل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوامی خدمت ان کا مشن ہے اور حلقے کے عوام کی توقعات پر پورا اترنے کیلئے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات کے دوران عوام سے......... بقیہ 24 صفحہ نمبر 7 پر

کیے گئے وعدوں کی تکمیل کے لیے عملی اقدامات کیے گئے ہیں، جن کے تحت اسپورٹس کمپلیکس جیسے بڑے منصوبے، نواں کلی مین روڈ اور حشمت ہسپتال سے کلی عمر تک سڑک کی تعمیر سمیت اہم ترقیاتی منصوبے مکمل کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان منصوبوں کا مقصد عوام کو بہتر سفری سہولیات فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کو کھیلوں کے مواقع دینا اور علاقے میں ترقیاتی سرگرمیوں کو فروغ دینا ہے۔ ان کے مطابق عوام کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے حلقے میں ترقیاتی عمل اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔ بخت محمد کاکڑ نے اس عزم کا اظہار کیا کہ عوامی مسائل کے حل، علاقے کی تعمیر و ترقی اور شہریوں کو بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لیے دن رات کوششیں جاری رکھیں گے۔

شہریوں کا تحفظ پولیس کی بنیادی ذمہ داری ہے' سنجے کمار پنجوانی

بسنت کمار کے قتل میں ملوث ملزمان کی گرفتاری قابل تحسین ہے' پارلیمانی سیکرٹری

نصیر آباد (نامہ نگار) پارلیمانی سیکرٹری برائے بین المذاہب ہم آہنگی بلوچستان سنجے کمار پنجوانی نے سبی میں ڈاکوؤں کے ہاتھوں قتل ہونے والے ہندو تاجر بسنت کمار کے قتل میں ملوث ملزمان کی گرفتاری پر ڈی آئی جی سبی پرویز عمرانی اور ایس ایس پی سبی کی انتھک کوششوں اور بہترین پیشہ ورانہ کارکردگی کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ سبی پولیس نے بسنت کمار کے بہیمانہ قتل میں ملوث ملزمان کو انتہائی قلیل مدت میں گرفتار کر کے قابل تحسین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے جس پر وہ......... بقیہ 35 صفحہ نمبر 7 پر

ڈی آئی جی سبی پرویز عمرانی ایس ایس پی سبی اور پوری پولیس ٹیم کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ شہریوں کے جان و مال کا تحفظ پولیس کی بنیادی ذمہ داری ہے اور جرائم پیشہ عناصر کے خلاف موثر کارروائیاں امن و امان کے قیام اور عوام کے اعتماد کی بحالی کیلئے انتہائی اہمیت رکھتی ہیں بسنت کمار کا قتل ایک افسوسناک اور دلخراش واقعہ تھا جس نے نہ صرف متاثرہ خاندان بلکہ علاقے کے عوام کو بھی غمزدہ کیا ایسے واقعات کی روک تھام اور ملوث عناصر کو قانون کے کٹہرے میں لانا ناگزیر ہے تاکہ معاشرے میں قانون کی بالادستی کو یقینی بنایا جاسکے سنجے کمار پنجوانی نے کہا کہ بسنت کمار کی قربانی رائیگاں نہیں جائے گی اور ہم اس مشکل گھڑی میں متاثرہ خاندان کے ساتھ کھڑے ہیں انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ اقلیتوں سمیت معاشرے کے تمام طبقات کے جان و مال اور حقوق کا تحفظ یقینی بنانا ضروری ہے اور کسی بھی شہری کے ساتھ ناانصافی برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہیں امید ہے کہ گرفتار ملزمان کے خلاف قانونی کارروائی کو موثر انداز میں آگے بڑھایا جائے گا اور انہیں قرار واقعی سزا دلوا کر انصاف کے تقاضے پورے کیے جائیں گے انہوں نے سبی پولیس پر زور دیا کہ مقدمے کی تفتیش میرٹ اور قانون کے مطابق مکمل کی جائے تاکہ متاثرہ خاندان کو انصاف مل سکے اور مستقبل میں ایسے افسوسناک واقعات کی روک تھام میں مدد حاصل ہو۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 2

Dated: 26 OCT 2026

Page No. 11

ڈی سی کیچ کی زیر صدارت محکمہ تعلیم کی کارکردگی سے متعلق اجلاس

فرائض میں غفلت برتنے والوں کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائیگی، یاسر دشتی

تربت (نامہ نگار) ڈپٹی کمشنر کیچ یاسر اقبال دشتی کی زیر صدارت محکمہ تعلیم کی کارکردگی، اساتذہ کی حاضری اور تعلیمی اداروں میں نظم و ضبط سے متعلق اجلاس ہوا اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ڈی سی نے کہا کہ محکمہ تعلیم کے معاملات اور بچوں کے تعلیمی مستقبل پر کسی قسم کا سمجھوتہ نہیں کیا جائے گا تمام اساتذہ اور محکمہ تعلیم کے ملازمین اپنی جائے تعیناتی پر حاضری یقینی بنائیں اور اپنی ذمہ داریاں باقاعدگی سے ادا کریں مسلسل غیر حاضر رہنے اور فرائض میں غفلت برتنے والوں کے خلاف قواعد و ضوابط کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جائے گی انہوں نے متعلقہ افسران کو ہدایت کی کہ اسکولوں میں عوضی اساتذہ اور ملازمین کے نظام کا خاتمہ کیا جائے اور اصل تعینات ملازمین کو فوری طور پر اپنی ڈیوٹی کا پابند بنایا جائے۔

سرکاری اسکولوں کی عمارتوں کا فوری معائنہ کرنیکی ہدایت

طلبہ اور تعلیمی عملے کی جان و سلامتی اولین اہمیت رکھتی ہے، غفلت کی گنجائش نہیں، لعل جان جعفر

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی ہدایات کی روشنی میں سیکرٹری سیکنڈری اسکولز ڈیپارٹمنٹ بلوچستان لعل جان جعفر نے صوبے کے تمام اضلاع میں سرکاری اسکولوں کی عمارتوں کا فوری اور جامع معائنہ کرنے، خستہ حال اور ساختی طور پر کمزور عمارتوں کی نشاندہی کرنے اور طلبہ، اساتذہ سمیت دیگر عملے کی حفاظت یقینی بنانے کے لیے ہنگامی اقدامات کی ہدایت کی ہے سیکرٹری سیکنڈری اسکولز ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے تمام ضلعی افسران تعلیم کو جاری کردہ ہدایات میں کہا گیا ہے کہ حالیہ صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں وزیر اعلیٰ بلوچستان کی جانب سے دی گئی ہدایات اور خیبر پختونخوا میں اسکول کی عمارت گرنے کے حالیہ افسوسناک واقعے کے تناظر میں تعلیمی اداروں میں حفاظتی انتظامات کو یقینی بنانا ناگزیر ہے طلبہ اور تعلیمی عملے کی جان و سلامتی اولین اہمیت رکھتی ہے اور اس حوالے سے کسی قسم کی غفلت کی گنجائش نہیں ہدایت نامے کے مطابق تمام ضلعی افسران تعلیم اپنے متعلقہ اضلاع کے سرکاری اسکولوں کی عمارتوں کا فوری معائنہ کریں اور ایسی عمارتوں، کلاس رومز یا حصوں کی نشاندہی کریں جو خستہ حالی، ساختی کمزوری یا کسی بھی دوسرے سبب سے غیر محفوظ ہوں بالخصوص دیواروں میں نمایاں دراڑوں، خراب چھتوں، کمزور دیواروں اور بنیادوں، بوسیدہ ڈھانچوں اور دیگر ممکنہ حفاظتی خطرات کے حامل اسکولوں پر خصوصی توجہ دی جائے سیکرٹری سیکنڈری اسکولز ڈیپارٹمنٹ نے ہدایت کی ہے کہ کسی بھی اسکول کی عمارت، کلاس روم یا اس کا کوئی حصہ غیر محفوظ محسوس ہونے کی صورت میں وہاں تدریسی سرگرمیاں اور دیگر امور فوری طور پر روک کر طلبہ اور عملے کو محفوظ مقام پر منتقل کیا جائے متعلقہ عمارت یا حصے میں داخلے پر اس وقت تک سختی سے پابندی عائد رکھی جائے جب تک مجاز تکنیکی حکام اس کی ساختی سلامتی کا معائنہ کر کے اسے محفوظ قرار نہ دے دیں۔

فورسز کی مسلسل کامیابیاں قابل تحسین ہیں، بابر یوسف زئی

قلعہ سیف اللہ آپریشن دہشتگردی کے خلاف موثر حکمت عملی کا ثبوت ہے، بیان

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) معاون برائے داخلہ بابر یوسفزئی نے کہا ہے کہ قلعہ سیف اللہ میں سیکیورٹی فورسز کی کامیاب کارروائی دہشت گردی کے خلاف موثر حکمت عملی کا ثبوت ہے، فتنہ الخوارج کے اہم دہشت گرد کمانڈر کا خاتمہ امن دشمن عناصر کے لیے واضح پیغام ہے آپریشن رد الفتنہ 3 کے تحت دہشت گردوں کے خلاف کارروائیاں بلوچستان میں امن کی بحالی کے حکومتی عزم کو ظاہر کرتی ہیں سیکیورٹی فورسز نے بروقت اور پیشہ ورانہ کارروائی سے دہشت گردوں کے مذموم عزائم کو ناکام بنایا، بلوچستان میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے سیکیورٹی اداروں کی مسلسل کوششیں قابل تحسین ہیں، دہشت گردوں کے نیٹ ورکس اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف موثر کارروائیاں وقت کی اہم ضرورت ہیں۔

فتنہ الخوارج کمانڈر کی ہلاکت اہم کامیابی ہے، شاہد رند

عوام امن کے قیام کیلئے فورسز کی قربانیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، بیان

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) معاون وزیر اعلیٰ برائے اطلاعات وسیاسی امور شاہد رند نے کہا ہے کہ قلعہ سیف اللہ میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران دہشت گرد کمانڈر کی ہلاکت سیکیورٹی فورسز کی موثر کارروائی کا مظہر ہے، بلوچستان میں دہشت گردوں کے خلاف سیکیورٹی فورسز کی فیصلہ کن کارروائیاں قابل تحسین ہیں دہشت گردی کے خلاف جنگ میں سیکیورٹی فورسز کی پیشہ ورانہ مہارت اور بروقت کارروائیاں قابل ستائش ہیں فتنہ الخوارج کے دہشت گرد کمانڈر کے خلاف کامیاب کارروائی امن دشمن عناصر کے خلاف موثر حکمت عملی کی عکاس ہے، بلوچستان میں دہشت گردی کے ناسور کے خاتمے کے لیے سیکیورٹی فورسز کی قربانیاں اور خدمات لائق تحسین ہیں، دہشت گردوں اور ان کے سہولت کاروں کے خلاف بلاامتیاز کارروائیاں جاری رکھنا وقت کی اہم ضرورت ہے فورسز کی کامیاب کارروائیاں بلوچستان میں امن و استحکام کے عزم کو مزید مضبوط کرتی ہیں دہشت گردی کے مکمل خاتمے تک فورسز کی کارروائیاں جاری رہیں گی بلوچستان کے عوام امن کے قیام کے لیے سیکیورٹی فورسز کی قربانیوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

MASHRIQ QUETTA

11 لاکھ سے زائد غیر قانونی غیر ملکیوں کو واپس بھیج دیا، حمزہ شفقات

اقدام کا مقصد درپیش معاشی و سیکورٹی چیلنجز پر قابو پانا ہے، اے سی ایس داخلہ

کوئٹہ (یو این اے) ایڈیشنل چیف سیکرٹری داخلہ بلوچستان حمزہ شفقات نے کہا ہے کہ صوبائی حکومت نے نیشنل ایکشن پلان پر عمل درآمد کرتے ہوئے گزشتہ دو سال......... بقیہ 19 صفحہ نمبر 7 پر

کے دوران افغان باشندوں سمیت 11 لاکھ سے زائد غیر قانونی غیر ملکیوں کو ان کے آبائی وطن واپس بھیج دیا ہے۔ اس اقدام کا بنیادی مقصد صوبے کو درپیش معاشی اور سیکیورٹی چیلنجز پر قابو پانا ہے۔ گزشتہ روز ایک سوال کے جواب میں ایڈیشنل چیف سیکرٹری داخلہ بلوچستان حمزہ شفقات نے بتایا کہ غیر قانونی طور پر مقیم غیر ملکیوں کی واپسی نیشنل ایکشن پلان پر عمل درآمد کا حصہ ہے۔ اس اقدام کے ذریعے صوبے میں سیکیورٹی کی صورتحال بہتر بنانے اور معاشی مسائل پر قابو پانے کی کوشش کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت نے اس ضمن میں اقدامات کرتے ہوئے گزشتہ دو سال کے دوران 11 لاکھ سے زائد غیر قانونی غیر ملکیوں، جن میں افغان باشندے بھی شامل ہیں، کو ان کے آبائی وطن واپس بھیجا ہے۔

CS CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 3 | Dated: 26 OCT 2026 | Page No. 12

پشتونخوا نیپ

کوئٹہ میں گیس پریشر کم، بھاری بل شہریوں کیساتھ ناانصافی ہے

ابھی سردی نے پوری شدت اختیار نہیں کی، گیس کمپنی نے صارفین کو پریشان کرنا شروع کردیا، 26 یونٹ کا 18 ہزار سے زائد کا بل بھیج دیا گیا

سنگین مسئلے کا فوری نوٹس، کم گیس استعمال کرنیوالے صارفین کے بلوں کا آڈٹ اور عدالتی احکامات پر عملدرآمد یقینی بنایا جائے، بیان

کوئٹہ (این این آئی) پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی نے کوئٹہ شہر میں سوئی سدرن گیس کمپنی کی جانب سے انتہائی کم گیس استعمال کرنے والے صارفین کو ہزاروں روپے کے بھاری بل بھیجنے کی مذمت کرتے ہوئے اسے عوام پر معاشی بوجھ ڈالنے اور بنیادی سہولت سے محروم شہریوں کے ساتھ سراسر ناانصافی قرار دیا ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ کوئٹہ میں ابھی سردی نے پوری شدت اختیار نہیں کی لیکن سوئی سدرن گیس کمپنی نے صارفین کو بھاری بلوں کے ذریعے پریشان کرنا شروع کردیا۔ اطلاعات کے مطابق بعض صارفین کو صرف 26 یونٹ گیس استعمال کرنے پر 18 ہزار 410 روپے کا بل بھیجا گیا جبکہ 100 یونٹ سے کم گیس استعمال کرنے والے صارفین کو بھی 18 ہزار روپے سے زائد کے بل موصول ہورہے ہیں۔ یہ صورت حال نہ صرف تشویشناک بلکہ گیس کی فراہمی

بقیہ نمبر 28 صفحہ 5 پر

اور بلنگ کے نظام پر بھی سنگین سوالات اٹھاتی ہے۔ پارٹی نے کہا کہ ایک طرف کوئٹہ کے مختلف علاقوں میں گیس پریشر نہ ہونے کے برابر ہے، پائپ لائنوں میں مطلوبہ مقدار میں گیس دستیاب نہیں اور شہری کھانا پکانے سمیت روزمرہ ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہیں جبکہ دوسری طرف بھاری بلوں کی بھرمار نے پہلے سے مہنگائی اور بے روزگاری کے شکار عوام کی زندگی اجیرن بنادی۔ عوام کو گیس فراہم کیے بغیر بھاری بل بھیجنا کسی صورت قابل قبول نہیں۔ بیان میں واضح کیا گیا کہ گیس ایک بنیادی ضرورت ہے، کوئی عیش و عشرت کی سہولت نہیں۔ غریب مزدور، محنت کش، تنخواہ دار ملازمین اور محدود آمدن والے خاندان پہلے ہی بجلی، خوراک، ادویات، کرایوں اور دیگر ضروری اخراجات کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔ ایسے حالات میں غیر مناسب اور ناقابل برداشت بلوں کے ذریعے عوام سے رقم وصول کرنا ان کے معاشی استحصال کے مترادف ہے۔ پارٹی نے وزیراعلیٰ، چیف جسٹس بلوچستان ہائیکورٹ، اوگرا اور دیگر متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ وہ اس سنگین مسئلے کا فوری نوٹس لیں، کم گیس استعمال کرنے والے صارفین کے بھاری بلوں کا مکمل آڈٹ کرائیں، بلوں میں شامل مقررہ چارجز، سلیب ریٹس، ٹیکسوں اور دیگر مدات کی وضاحت عوام کے سامنے لائیں اور اگر بلنگ میں بے ضابطگیاں ثابت ہوں تو غیر منصفانہ بل فوری درست کرکے صارفین کو ریلیف فراہم کریں۔ پارٹی نے مزید مطالبہ کیا کہ گیس کی فراہمی، پریشر اور بلنگ کے نظام کی نگرانی موثر بنائی جائے، صارفین کی شکایات کے ازالے کے لیے خصوصی سیل قائم کیا جائے اور عدالتوں کے متعلقہ احکامات پر ان کی اصل شرائط کے مطابق عملدرآمد یقینی بنایا جائے۔ اگر عدالتی احکامات کی خلاف ورزی ثابت ہو تو ذمہ داروں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے۔

وسائل سے مالا مال بلوچستان کے عوام بنیادی سہولیات سے محروم ہیں، جمعیت

عوام آج بھی گیس جیسی بنیادی سہولت سے محروم، سردیوں میں شدید مشکلات، ضروریات پوری کرنے کیلئے مہنگے متبادل ذرائع استعمال کرنے پر مجبور ہیں

ہمیں آئین کی بالادستی، جمہوری اقدار کے تحفظ اور پرامن سیاسی جدوجہد کا راستہ اختیار کرنے کی سزا دی جارہی ہے، مولانا عبدالواسع کی وفد سے گفتگو

کوئٹہ (این این آئی) جمعیت علماء اسلام بلوچستان کے امیر سینیٹر مولانا عبدالواسع نے گزشتہ روز کارکنوں کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جمعیت کو آئین کی بالادستی، جمہوری اقدار کے تحفظ اور پرامن سیاسی جدوجہد کا راستہ اختیار کرنے کی سزا دی جارہی ہے، لیکن ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ آئین، قانون، پارلیمان اور عوام کے جمہوری حقوق کے تحفظ کی جدوجہد سے کسی صورت دستبردار نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت ہمیشہ ملک میں آئین کی حکمرانی، قانون کی بالادستی، جمہوری نظام کے استحکام اور عوام کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لئے پرامن سیاسی جدوجہد کرتی رہی ہے، مگر افسوس کہ جمہوری آواز بلند کرنے والوں کے لئے مشکلات پیدا کی جارہی ہیں اور عوامی مسائل کی نشاندہی کرنے والوں کو دبانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان قدرتی وسائل، معدنی ذخائر اور گیس جیسی عظیم نعمت سے مالا مال ہے لیکن افسوس کا مقام

بقیہ نمبر 17 صفحہ 5 پر

ہے کہ اپنے ہی وسائل رکھنے کے باوجود بلوچستان کے عوام آج بھی گیس جیسی بنیادی سہولت سے محروم ہیں، سردیوں میں شدید مشکلات کا سامنا کرتے ہیں اور گھریلو ضروریات پوری کرنے کے لیے مہنگے متبادل ذرائع استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان کے عوام کو ان کے بنیادی حقوق سے محروم رکھنا اور صوبے کے وسائل سے حاصل ہونے والے ثمرات میں انہیں مناسب حصہ نہ دینا کسی صورت قابل قبول نہیں۔ وسائل پر پہلا حق یہاں کے عوام کا ہے اور انہیں تعلیم، صحت، روزگار، بجلی، گیس، صاف پانی اور دیگر بنیادی سہولیات کی فراہمی ریاست کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ بلوچستان میں گیس کی فراہمی کے نظام کو بہتر بنایا جائے، غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ اور گیس کی قلت کا خاتمہ کیا جائے اور صوبے کے عوام کے ساتھ روا رکھے جانے والے امتیازی سلوک کو ختم کرکے انہیں ان کے [illegible] قانونی حقوق دیے جائیں۔

اسمبلی قرارداد سمجھ سے بالاتر سرداری نظام کا خاتمہ ممکن نہیں، قبائلی جرگہ

رٹ قائم کرنا سرداروں کا کام نہیں، اسمبلی نمائندے پہلے عوام کو تحفظ فراہم اور پھر کسی قبائلی سسٹم کی تبدیلی کیلئے اقدام اٹھائیں، نواب شاہوانی

قوم کا سربراہ سردار ہے یہ کوئی عہدہ نہیں، خاندانی نظام ہے جو نسل در نسل سے چلتا آرہا ہے، سردار کمال خان بنگلزئی

سارے سردار ظالم نہیں، سرداروں نے قبائلی فیصلوں کے ذریعے ہزاروں لوگوں کو مرنے مارنے سے بچایا، جرگے سے قبائلی عمائدین کا خطاب

کوئٹہ (سٹی رپورٹر) سرداران سراوان اور قبائلی معتبرین وعمائدین نواب محمد خان شاہوانی، سردار کمال خان بنگلزئی نے کہا ہے کہ قبائلی سرداروں نے لوگوں کی جانیں اور عزتیں بچائی ہیں۔ اگر کوئی گمناؤنا فعل کرتا ہے تو یہ اس کا ذاتی اقدام ہوسکتا ہے، اسمبلی میں قرارداد لا کر سرداری نظام کو ختم نہیں کیا جاسکتا یہ کام کم عقلی کے مترادف ہے کیونکہ اسمبلی میں بیٹھے ہوئے نمائندگان کسی نہ کسی قبیلے سے تعلق رکھتے .... بقیہ 29 صفحہ نمبر 7 پر

ہیں رٹ قائم کرنا سرداروں کا نہیں بلکہ حکومت اور ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ عوام کو تحفظ فراہم کر کے فوری اور سستا انصاف فراہم کریں پھر کسی قبائلی سسٹم کی تبدیلی کیلئے اقدام اٹھائیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے اتوار کو بنگلزئی ہاؤس سریاب میں منعقدہ جرگے کے بعد مشترکہ پریس کانفرنس کے دوران کیا اس موقع پر سردارزادہ میر اشرف خان سائکزئی، سردار محمد عاصم سرپرہ، سید علی محمد شاہ سمیت دیگر بھی موجود تھے۔ نواب محمد خان شاہوانی نے کہا ہے کہ اسمبلی میں سرداری اور نوابی نظام کو ختم کرنے کے حوالے سے قرارداد لائی گئی ہے جو سمجھ سے بالاتر ہے نوابی اور سرداری نظام سینکڑوں سال پرانا نظام ہے قوم کا سربراہ سردار ہے یہ کوئی عہدہ نہیں بلکہ یہ ایک خاندانی نظام ہے جو نسل در نسل چلتا آرہا ہے سینکڑوں سالوں کی تاریخ ہے مسائل کو حل اور فوری انصاف فراہم کرنے کے لئے فیصلہ کرتے ہیں تاکہ فریقین کو باہمی رضامندی سے فیصلے کر کے لڑائی جھگڑوں سے بچانے کیلئے اپنا کردار ادا کرتے ہیں اس نظام کو ختم نہیں کیا جاسکتا۔ سارے سردار ظالم نہیں ہیں سرداروں نے قبائلی فیصلوں کے ذریعے ہزاروں لوگوں کو مرنے مارنے سے بچایا ہے اگر کسی ایک یا دو واقعات میں کوئی ذاتی طور پر سردار یا اس کا کارندہ کسی فعل میں شامل ہو تو اس اقدام سے نظام کو قصوروار نہیں ٹھہرایا جاسکتا بلکہ یہ کسی ایک شخص کا ذاتی فعل ہوسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولوی صاحبان ہمارے لئے قابل احترام ہیں اگر کوئی شخص یا حکومتی نمائندہ مولوی یا متعدد کا افسر انفرادی طور پر کوئی اقدام اٹھاتا ہے تو ہم ادارے یا تمام لوگوں کو غلط نہیں کہہ سکتے اگر کوئی ذاتی غلطی کرتا ہے تو پورے نظام اور برادری کو غلط نہیں کہا جاسکتا ذاتی پسند ناپسند کو سرداری نظام کے کھاتے میں نہیں ڈال سکتے نظام کبھی بھی غلط نہیں ہوسکتا

حکمران عوام کو زندہ درگور کرنیکی پالیسی پر گامزن ہیں، مولانا ہدایت الرحمن

بلوچستان میں بدامنی عروج پر دوسری جانب گیس وبجلی کے بھاری بلوں کی ترسیل سے عوام پریشان ہیں، صوبائی امیر جماعت اسلامی

جماعت اسلامی مظالم، زیادتیوں ودہشت گردی کے خلاف ہر فورم پر آواز بلند کررہی ہے، رکن صوبائی اسمبلی

کوئٹہ (آن لائن) امیر جماعت اسلامی بلوچستان ایم پی اے مولانا ہدایت الرحمان بلوچ نے کہا کہ بلوچستان میں بدامنی، گیس بجلی بھاری ناجائز بلز، 20،18 گھنٹوں کی لوڈشیڈنگ کیساتھ گندم، آٹا، ایل پی جی بحران بھی جاری ہیں جس کی وجہ سے عوام پریشان مشکلات کا شکار ہیں اسلام آباد کے حکمران بلوچستان کے عوام کو خودکشی، خودسوزی پر مجبور زندہ درگور کرنے والی عوام دشمن پالیسی پر گامزن ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے کوئٹہ میں وفود سے ملاقات کے دوران گفتگو میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ زندہ رہنے کا حق چھیننا کہاں کی حکمرانی ہے؟۔ .... بقیہ 44 صفحہ نمبر 7 پر

بارڈر زو سڑکوں کی بندش، بدامنی اور سخت سردی میں گیس بجلی لوڈشیڈنگ ایل پی جی قلت نے بلوچستان کو ریگستان وٹوگواریا بنادیا ہے۔ بدامنی دہشت گردی سے عوام کو نجات دلانے امن وامان بحال کرنے کی بجائے سرسبز باغات کاٹنے، گھروں وعلاقوں سے خاندان وقبائل کو بے دخل وہجرت پر مجبور کیا جارہا ہے۔ جماعت اسلامی ہر طرح کے مظالم، زیادتیوں ودہشت گردی کے خلاف ہر فورم پر آواز بلند کررہی ہے۔ اسلام آباد کے حکمران اہل بلوچستان کو جینے کا حق روزگار ودیگر تجارت کو بحال امن دیا جائے بلوچستان کی آبادی کم عوام غربت کا شکار روزگار کاروبار نہ ہونے کے برابر اس لیے اسلام آباد کے حکمران بلوچستان کو گیس بجلی لوڈشیڈنگ سے استثناء اور بلوں میں خصوصی رعایت دیں ایران افغانستان سے قانونی تجارت بحالی کیا جائے۔ بلوچستان کے عوام ونوجوانوں کیلئے خصوصی روزگار پیکیج کا اعلان کریں۔ عوام کے دل جیتنے ترقی وخوشحالی کیلئے صرف اعلانات نہیں اخلاص کیساتھ عملی کام کریں۔ امن کی بحالی طاقت سے نہیں بات چیت ومذاکرات سے کریں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 4

Dated: 26 OCT 2026 Page No. 14

سیکیورٹی فورسز کی کارروائیاں، قلعہ سیف اللہ میں خارجی کمانڈر، ڈی آئی خان میں 6 دہشتگرد ہلاک، 2 جوان شہید

فورسز نے قلعہ سیف اللہ میں انٹیلیجنس بیسڈ آپریشن کیا جس کے دوران فتنہ الخوارج کا دہشتگرد کمانڈر عادل شاہ عرف درویش مارا گیا، 19 مقدمات میں مطلوب، سر کی قیمت 25 لاکھ روپے مقرر تھی

ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقے زرکائی میں بھارتی پراکسی فتنہ الخوارج سے تعلق رکھنے والے 6 دہشتگردوں کو ہلاک کردیا گیا، جبکہ شدید فائرنگ کے تبادلے میں پاک فوج کے 2 جوان شہید ہوگئے

کوئٹہ (سٹی رپورٹر) سیکیورٹی فورسز نے بلوچستان کے ضلع قلعہ سیف اللہ میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشن کے دوران فتنہ الخوارج کے کمانڈر کو ہلاک کردیا۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق فورسز نے بلوچستان .... بقیہ 1 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 1 صفحہ نمبر 7 پر

میں آپریشن روالنشنہ 3 بجے کے تحت کارروائی کرتے ہوئے قلعہ سیف اللہ میں انٹیلیجنس بیسڈ آپریشن کیا جس دوران فتنہ الخوارج کا دہشتگرد کمانڈر عادل شاہ عرف درویش مارا گیا۔ سیکیورٹی ذرائع کا بتانا ہے کہ ہلاک دہشتگرد کمانڈر دسمبر 2020ء سے فتنہ الخوارج سے وابستہ تھا اور 2024 سے دہشتگرد گروہ کے مالی معاملات کی نگرانی کر رہا تھا۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق ہلاک دہشتگرد غیر مقامی دہشت گردوں کو ژوب، شیرانی اور شعبان میں رہائش فراہم کرنے میں مدد فراہم کرتا تھا اور 2022 اور 2023 سے سیکیورٹی فورسز پر حملوں اور اغوا برائے تاوان میں ملوث رہا۔ سیکیورٹی ذرائع کے مطابق خارجی کمانڈر کے خلاف انسداد دہشتگردی عدالتوں میں 19 مقدمات درج ہیں جبکہ خارجی کمانڈر کے سر کی قیمت 25 لاکھ روپے مقرر تھی۔

راولپنڈی (زاہد محمد خان) سیکیورٹی فورسز نے ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقے زرکائی میں انٹیلی جنس بنیاد پر آپریشن کرتے ہوئے بھارتی پراکسی فتن الخوارج سے تعلق رکھنے والے 6 خوارج کو ہلاک کردیا .... بقیہ 2 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 2 صفحہ نمبر 7 پر

، جبکہ شدید فائرنگ کے تبادلے میں پاک فوج کے 2 جوان شہید ہوگئے۔ پاک فوج کے شعبہ تعلقات عامہ (آئی ایس پی آر) کے مطابق آپریشن 24 اکتوبر 2026 کو علاقے میں خوارج کی موجودگی کی اطلاع پر کیا گیا، سیکیورٹی فورسز نے موثر کارروائی کرتے ہوئے 6 بھارتی سرپرستی یافتہ خوارج کو ہلاک کردیا۔ آئی ایس پی آر کے مطابق فائرنگ کے شدید تبادلے میں نائیک غلام مرتضیٰ اور سپاہی تاثیر احمد نے بہادری سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش کیا، شہید نائیک غلام مرتضیٰ کی عمر 36 سال اور تعلق ضلع گجرات سے تھا، جبکہ 30 سالہ سپاہی تاثیر احمد کا تعلق ضلع تلہ گنگ سے تھا۔ ترجمان پاک فوج کے مطابق ہلاک خوارج کے قبضے سے اسلحہ اور گولہ بارود بھی برآمد کیا گیا۔ ہلاک خوارج سیکیورٹی فورسز، قانون نافذ کرنے والے اداروں پر متعدد دہشت گرد حملوں اور معصوم شہریوں کے قتل میں ملوث رہے تھے۔ آئی ایس پی آر نے کہا ہے کہ علاقے میں موجود دیگر بھارتی سرپرستی یافتہ خوارج کے خاتمے کے لیے کلیئرنس آپریشن جاری ہے۔ ترجمان پاک فوج نے کہا کہ وفاقی ایپکس کمیٹی کی منظور کردہ قومی ایکشن پلان کی ہدایات کے تحت وژن عزم استحکام کے مطابق سیکیورٹی فورسز اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کی انسداد دہشت گردی کی کارروائیاں پوری رفتار سے جاری رہیں گی، تاکہ ملک سے بیرونی سرپرستی اور حمایت یافتہ دہشت گردی کا مکمل خاتمہ کیا جاسکے۔ واضح رہے کہ آئی ایس پی آر کے مطابق وطن کے دفاع میں بہادر جوانوں کی قربانیاں ملک سے دہشت گردی کے خاتمے کے عزم کو مزید مضبوط کرتی ہیں۔

خضدار، لاکھارو میں پل دھماکے سے تباہ

خضدار (آن لائن) خضدار شہداد کوٹ روڈ پر تحصیل کرخ کے .... بقیہ 17 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 17 صفحہ نمبر 7 پر

علاقے لاکھارو میں نامعلوم افراد نے ایک پل کو دھماکے سے اڑا دیا۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ رات کرخ کے علاقے لاکھارو میں نامعلوم افراد نے خضدار سے شہداد کوٹ جانے والی روڈ کے ایک پل کو دھماکے سے اڑا دیا۔

نوشکی، 2 پراسرار دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں

دوسرا دھماکہ قبائلی رہنما کے گھر کے مہمان خانے پر راکٹ کا گولہ گرنے کی صورت میں پیش آیا

نوشکی (آن لائن) نوشکی میں دو پراسرار دھماکوں اور فائرنگ کی آوازیں، شہر میں خوف و ہراس پھیل گیا، شہر میں بھگدڑ اور آس پاس کی دکانیں بند ہوگئیں۔ تفصیلات کے مطابق بلوچستان کے شہر ضلع نوشکی میں پہلے دھماکے کی آواز کی تصدیق بندہ وطلہ نوشکی میں بجلی ٹرانسفارمر جلنے کے صورت میں ہوا جس کے باعث سیکیورٹی فورسز کی جانب سے ہوائی فائرنگ کی گئی جسکے باعث آزات جمالدینی چوک اور مسجد روڈ ایریا میں بھگدڑ مچ گیا آس پاس کی دکانیں جزوی .... بقیہ 34 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 34 صفحہ نمبر 7 پر

طور پر بند ہوگئی جبکہ دوسرا دھماکہ کی آواز حمید کالونی غریب آباد میں قبائلی رہنما کے گھر کے مہمان خانے پر راکٹ کا گولہ گرنے کی صورت میں پیش آیا۔ تاہم کوئی جانی و مالی نقصان کی اطلاع موصول نہیں ہوئی، پولیس واقعہ کی مزید تحقیقات کررہی ہے۔

ڈی ایم جمالی واوستہ محمد میں مسلح افراد 5 موٹر سائیکلیں ونقدی چھین کر فرار

ڈکیتی اور راہزنی کے واقعات سے عوام سخت پریشان، نوٹس لیا جائے، مطالبہ

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) ڈیرہ مراد جمالی اور اوستہ محمد ڈکیتی اور رہزنی کی مختلف وارداتیں پانچ موٹر سائیکلز نقدی اور موبائل فون چھین لئے گئے ملزمان فرار ہوگئے ڈکیتی اور راہزنی کے واقعات سے عوام سخت پریشان، پولیس کے مطابق ڈیرہ مراد جمالی سٹی پولیس تھانے کی حدود پٹ فیڈر پل ریلوے پھاٹک کے مقام پر تین نقاب پوش مسلح افراد نے گن .... بقیہ 43 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 43 صفحہ نمبر 7 پر

پوائنٹ پر عابد علی ابڑو سے موٹر سائیکل نقدی اور موبائل فون چھین کر فرار ہوگئے، ڈیرہ مراد جمالی صدر پولیس تھانے کی حدود مقامی ہوٹل قومی شاہراہ پر دو نامعلوم مسلح افراد نے گن پوائنٹ پر نیاز علی بگٹی سے موٹر سائیکل نقدی اور موبائل فون چھین کر فرار ہوگئے جبکہ ڈیرہ مراد جمالی کے قریب بیدار پل نچھو شوری روڈ پر دو واقعات میں ولی محمد کھوسو اور راحب کھوسو سے مسلح افراد دو موٹر سائیکل نقدی اور موبائل فون چھین کر فرار ہوگئے ادھر اوستہ محمد سٹی پولیس تھانے کی حدود میں کالج کے لیکچرار شاکر عزیز کھتر سے مسلح افراد نے گن پوائنٹ پر ان سے موٹر سائیکل موبائل فون اور بیس ہزار روپے نقدی چھین کر فرار ہوگئے۔

تربت، پولیس و موٹر سائیکل سواروں کے درمیان فائرنگ کا تبادلہ، 1 ملزم ہلاک

موٹر سائیکل کو رکنے کا اشارہ کیا، ملزمان نے فائرنگ شروع کردی، پولیس

کوئٹہ (سٹی رپورٹر) تربت میں پولیس اور ملزمان کی فائرنگ کے نتیجے میں ایک ملزم ہلاک اور 2 فرار ہوگئے۔ پولیس کے مطابق گزشتہ روز ایس ایچ او جوسک ماشی منصور بلوچ معمول کی گشت پر تھے کہ موٹر سائیکل سوار پر سوار 3 افراد کو رکنے کا اشارہ دیا تو ملزمان نے فائرنگ کرکے فرار ہونے کی کوشش کی پولیس کی جوابی کارروائی میں ایک ملزم مارا گیا اور 2 فرار .... بقیہ 49 صفحہ نمبر 7 پر

بقیہ 49 صفحہ نمبر 7 پر

ہوگئے نعش ہسپتال منتقل کردی گئی مزید کارروائی پولیس کررہی ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ

حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 5 Dated: 26 OCT 2025 Page No. 15

سرکی کلاں کے مکین 3 سال سے پانی سے محروم، اہل علاقہ

کوئٹہ (پ ر) پی بی 41 کوئٹہ سٹی کے علاقے سرکی کلاں ڈبل روڈ کے مکینوں نے شکایت کی ہے کہ وہ 3 سال سے پینے کے پانی بشمول بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ رکن صوبائی اسمبلی حاجی ولی محمد نورزئی کے منتخب ہونے کے بعد نہ انہوں نے اور نہ ہی ان کے کسی نمائندے نے علاقے کا دورہ کیا۔ اہلیان علاقہ کے مطابق حلقے کے ترقیاتی بجٹ سے 30 سے 35 کروڑ روپے جاری ہونے کی اطلاعات ہیں، تاہم سرکی کلاں کے عوام پینے کے پانی کی ایک بوند کو ترس رہے ہیں۔ انہوں نے وزیراعلیٰ بلوچستان، چیف سیکرٹری اور دیگر متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ سرکی کلاں میں پانی کی فراہمی، صفائی اور دیگر بنیادی سہولیات کا مسئلہ فوری حل کیا جائے، بصورت دیگر علاقہ مکین قانونی چارہ جوئی اور احتجاج کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

INTEKHAB QUETTA

مستونگ میں نجی بینکوں کی مسلسل بندش سے صارفین کو مشکلات

شہریوں کو اپنی رقوم تک رسائی میں دشواری، اکثر مالیاتی اداروں کی کوئٹہ منتقلی کی اطلاعات ہیں، نیشنل پارٹی

مستونگ (نمائندہ انتخاب) نیشنل پارٹی مستونگ کے ترجمان نے شہر کے نجی بینکوں کی گزشتہ کئی روز سے مسلسل بندش پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کے باعث صارفین، دکانداروں، تاجروں، بزرگ پنشنرز، سرکاری و نجی ملازمین اور دیگر کھاتہ داروں کو شدید مالی و انتظامی مشکلات کا سامنا ہے۔ شہریوں کو اپنی رقوم تک رسائی میں دشواری پیش آ رہی ہے، جس سے معمولات زندگی اور کاروباری سرگرمیاں بھی متاثر ہو رہی ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ مستونگ جیسے اہم ضلعی شہر میں بینکاری

بقیہ نمبر 34 صفحہ 5 پر

سہولیات کی مسلسل معطلی عوام کے لیے مشکلات کا باعث بن رہی ہے۔ اطلاعات کے مطابق نجی بینکوں کو مستونگ سے کوئٹہ منتقل کرنے کی مبینہ کوشش کی جا رہی ہے، جس پر نیشنل پارٹی مستونگ کو شدید تحفظات ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اگر بینکوں کی منتقلی کا کوئی منصوبہ زیرغور ہے تو اسے فوری طور پر ترک کیا جائے، کیونکہ اس اقدام سے شہریوں، تاجروں، ملازمین اور پنشنرز کو مزید مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 26 OCT 2026 Page No. 16

گندم اور آٹے کی قیمتیں...... عوام کو ریلیف دینے کی ضرورت!!

ایک خبر کے مطابق نائب وزیراعظم سینیٹر محمد اسحاق ڈار نے گندم کی قیمتوں میں اضافے کے رجحان پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے وفاقی و صوبائی حکام کو ہدایت کی ہے کہ قیمتوں میں استحکام لانے کے لئے گندم کی رسد میں اضافے سمیت تمام ضروری اقدامات کئے جائیں، قومی غذائی سیکیورٹی کا تحفظ اور عوام کو اشیائے ضروریہ کی مناسب قیمتوں پر فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ ان خیالات کا اظہار نائب وزیراعظم نے گزشتہ روز کابینہ کمیٹی کے ایک اعلیٰ سطح اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے کیا، جس میں اشیائے ضروریہ کے ذخائر کی موجودہ صورتحال، قیمتوں اور رسد کا جائزہ لیا گیا۔ یقیناً نائب وزیراعظم کی ہدایت عوام کے لئے اطمینان کا باعث ہے اور یہ امر بھی اطمینان بخش ہے کہ ملک میں گندم کے وافر ذخائر موجود ہیں مگر سوال یہ ہے کہ جب ذخائر وافر ہیں تو پھر بحرانی کیفیت کیوں ہے؟ یہ ایک افسوسناک صورتحال ہے اور صوبائی حکومتوں سے فوری اقدامات کی متقاضی ہے۔ اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں استحکام اور عوام کو بنیادی غذائی ضروریات مناسب نرخوں پر فراہم کرنا کسی بھی حکومت کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ خصوصاً گندم اور آٹے جیسی اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں میں اضافہ براہ راست عام آدمی کے گھریلو بجٹ، قوت خرید اور روزمرہ زندگی کو متاثر کرتا ہے۔ ایسے میں نائب وزیراعظم سینیٹر محمد اسحاق ڈار کی تشویش اور وفاقی و صوبائی حکام کو رسد بڑھانے سمیت ضروری اقدامات کی ہدایت اہمیت رکھتی ہے۔ حکومت کی جانب سے قومی غذائی تحفظ کو ترجیح دینے اور عوام کو اشیائے ضروریہ مناسب قیمتوں پر فراہم کرنے کے عزم کا خیر مقدم کیا جانا چاہئے۔ تاہم اس عزم کی حقیقی افادیت اسی وقت سامنے آئے گی جب اس کے نتیجے میں منڈیوں میں قیمتوں کا دباؤ کم ہو، رسد بہتر ہو اور عام شہری کو عملی طور پر ریلیف ملے۔ وفاقی سطح پر گندم کی قیمتوں اور ذخائر کا جائزہ لینے کے لئے اعلیٰ سطح اجلاس کا انعقاد اس مسئلے کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن اس قومی مسئلے کی سنگینی کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ملک کے تمام صوبوں، بالخصوص بلوچستان، کے زمینی حقائق کو یکساں اہمیت دی جائے۔ کیونکہ جہاں کسی صوبے میں گندم کے مناسب ذخائر اور مسلسل رسد کے باعث قیمتوں کو قابو میں رکھنا نسبتاً آسان ہو سکتا ہے، وہیں بلوچستان میں سرکاری ذخائر کی عدم دستیابی، نقل و حمل کے اخراجات اور دیگر مشکلات نے آٹے کی قیمتوں کو عام آدمی کی پہنچ سے دور کرنے کا خطرہ پیدا کر دیا ہے۔ چنانچہ وفاقی حکومت کی ہدایات کو بلوچستان کے مخصوص حالات سے جوڑ کر دیکھا جانا چاہئے تاکہ قومی پالیسی کا فائدہ صوبے کے عوام تک بھی پہنچ سکے۔ بلوچستان میں گندم اور آٹے کی موجودہ صورتحال اس امر کی متقاضی ہے کہ معاملے کو محض منڈی کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ سمجھ کر نظر انداز نہ کیا جائے۔ دستیاب اطلاعات کے مطابق کوئٹہ میں ایک ماہ کے دوران 50 کلو فائن آٹے کے تھیلے کی قیمت میں چھ سو روپے، جبکہ چکی کے 20 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت میں 600 روپے اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔ فلور ملز والوں کا کہنا ہے کہ بلوچستان میں سرکاری گندم کے ذخائر موجود نہ ہونے کے باعث فلور ملز اوپن مارکیٹ سے مہنگی گندم خریدنے پر مجبور ہیں۔ بلوچستان میں گندم کے بحران کا ایک بنیادی پہلو یہ ہے کہ فلور ملز کو سرکاری سطح پر دستیاب گندم کا متبادل حاصل نہیں، جس کے باعث انہیں اوپن مارکیٹ کی قیمتوں پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ جب خام مال مہنگا ہو، بجلی اور ایندھن کے اخراجات بڑھ رہے ہوں اور ترسیل کے مسائل بھی موجود ہوں تو آٹے کی قیمتوں کو ایک محدود سطح پر برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اس صورتحال میں صرف فلور ملز کو قیمتیں کم رکھنے کی ہدایت دینا کافی نہیں ہوگا، بلکہ انہیں مناسب نرخوں پر گندم فراہم کرنے کے لئے قابل عمل انتظامات بھی کرنا ہوں گے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ بلوچستان کو گندم کی فراہمی کسی عارضی انتظام تک محدود نہ رہے۔ صوبے میں طلب اور رسد کے فرق، موسمی ضروریات اور نقل و حمل کے مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے ایسا نظام بنایا جائے جس کے تحت ذخائر کی صورتحال مسلسل زیر نگرانی رہے۔ ہنگامی حالات میں متبادل انتظامات کی تیاری بھی اسی منصوبہ بندی کا حصہ ہونی چاہئے۔ اگر وفاقی سطح پر گندم کی درآمد یا دستیابی کے ذریعے رسد بڑھانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں تو اس عمل میں بلوچستان کی ضروریات کا واضح تعین ہونا چاہئے۔ صوبے کے عوام بھی ملک کے دوسرے حصوں کی طرح بنیادی غذائی ضروریات کی مناسب قیمتوں پر فراہمی کے حق دار ہیں۔ تاہم محض گندم کا حصہ مختص کر دینا کافی نہیں ہوگا۔ اس بات کو بھی یقینی بنانا ہوگا کہ مختص کردہ گندم بروقت صوبے تک پہنچے، اگر گندم کی فراہمی کے بعد بھی انتظامی تاخیر، نقل و حمل کی رکاوٹیں یا تقسیم کے مسائل برقرار رہے تو حکومتی اقدامات کے مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہو سکیں گے۔ اس ضمن میں صوبائی حکومت کو وفاقی اداروں کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھتے ہوئے گندم کی ضروریات اور دستیابی کے اعداد و شمار مرتب کرنے چاہئیں۔ بلوچستان میں صوبائی حکومت کو چاہئے کہ گندم کی نقل و حمل کے اہم راستوں کی صورتحال کا مسلسل جائزہ لے اور متعلقہ اداروں کے تعاون سے رسد کی روانی برقرار رکھنے کے انتظامات کرے۔ کسی ایک راستے میں رکاوٹ کی صورت میں متبادل انتظامات پہلے سے موجود ہونے چاہئیں تاکہ سپلائی کا نظام اچانک متاثر نہ ہو۔ اس کے ساتھ نقل و حمل کے اخراجات اور غیر ضروری تاخیر کم کرنے کے امکانات بھی تلاش کئے جائیں۔ رسد میں اضافے کی وفاقی ہدایت اسی وقت موثر ثابت ہوگی جب گندم کی دستیابی کے ساتھ اس کی بروقت ترسیل بھی یقینی بنائی جائے۔ ذخائر کا موجود ہونا اور صارف تک آٹے کی مناسب قیمت پر دستیابی دو الگ مگر باہم مربوط معاملات ہیں۔ حکومتی حکمت عملی میں ان دونوں پہلوؤں کو یکساں اہمیت دینا ضروری ہے۔ گندم اور آٹے کی قیمتوں میں استحکام کے لئے حکومت کو فوری اقدامات کے ساتھ ایک مستقل حکمت عملی بھی اختیار کرنا ہوگی۔ سب سے پہلے بلوچستان میں گندم کی حقیقی ضروریات، موجودہ دستیابی اور آئندہ رسد کا جائزہ لے کر ہنگامی بنیادوں پر فراہمی کا منصوبہ مرتب کیا جائے۔ فلور ملز کو مناسب نرخوں پر گندم کی دستیابی کے امکانات کا جائزہ لیا جائے اور جہاں ضروری ہو وہاں وفاقی تعاون سے موثر انتظامات کئے جائیں۔ دوسرا اہم قدم قیمتوں اور ذخائر کی مسلسل نگرانی ہے۔ متعلقہ محکموں کو گندم اور آٹے کی قیمتوں، منڈیوں میں دستیابی، فلور ملز کی پیداوار اور ترسیل کے مسائل سے متعلق باقاعدہ معلومات حاصل کرنی چاہئیں۔ اس طرح کسی ممکنہ بحران کی شدت اختیار کرنے سے پہلے اس کی نشاندہی اور تدارک ممکن ہوگا۔ نگرانی کا مقصد محض اعداد و شمار جمع کرنا نہیں بلکہ بروقت فیصلوں کے ذریعے صارفین کو ریلیف فراہم کرنا ہونا چاہئے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 26 OCT 2026 Page No. 17

بلوچستان میں بہتر گورننس کیلئے نچلی سطح تک اختیارات اور وسائل کی عدم فراہمی اصل مسئلہ، نئے انتظامی یونٹس اور صوبوں کا معاملہ، وزیراعلیٰ بلوچستان کا موقف

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان کو درپیش گورننس کے چیلنجز سے مؤثر طور پر نمٹنے، عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی بہتر بنانے اور انتظامی اُمور کو عوام کی دہلیز تک پہنچانے کے لیے صوبے میں مزید انتظامی یونٹس، مؤثر بلدیاتی نظام اور اضافی وسائل کی ضرورت ہے۔ بلوچستان جیسے وسیع رقبے پر مشتمل صوبے کو صرف کوئٹہ سے بیٹھ کر مؤثر انداز میں چلانا ایک بڑا انتظامی چیلنج ہے، اس لیے ملکی سطح پر انتظامی تنظیم نو، نئے صوبوں کے قیام اور موجودہ گورننس ماڈلز کا سنجیدہ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر قومی مکالمے کا آغاز خوش آئند ہے، تاہم ضروری ہے کہ اس بحث کو سیمینارز اور ہوٹلوں تک محدود رکھنے کے بجائے پارلیمنٹ میں لے جایا جائے اور اس حوالے سے وسیع تر سیاسی اتفاق رائے پیدا کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے صنوبر فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام پاکستان کی انتظامی تنظیم نو اور نئے صوبوں کے قیام سے متعلق قومی مباحثے میں کیا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ کئی ماہ سے پاکستان میں گورننس کے موجودہ ماڈلز کی تشکیلِ نو یا انہیں برقرار رکھنے کے حوالے سے بحث جاری ہے، جو ایک مثبت پیش رفت ہے۔ اس قومی مکالمے میں یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ ویسٹ منسٹر طرزِ جمہوریت کس حد تک عوام کو مطلوبہ نتائج فراہم کر پا رہی ہے اور آیا انتظامی تقسیم اور رقبے کی موجودہ ترتیب بھی عوامی خدمات کی مؤثر فراہمی میں رکاوٹ بن رہی ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ کہیں انتظامی اکائیوں کی موجودہ تقسیم ہی ایسی مشکلات کا سبب تو نہیں بن رہی جن کی وجہ سے ایک نظام کو ناکام تصور کیا جا رہا ہے۔ میر سرفراز بگٹی نے بلوچستان اور ملک کے دیگر حصوں کے درمیان جغرافیائی وسعت کے فرق کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ پنجاب سے آنے والے ان کے دوست اور ساتھی جب واہگہ بارڈر سے سفر شروع کر کے راجن پور کے قریب شاہوالی پہنچتے ہیں تو پنجاب کا علاقہ ختم ہو جاتا ہے، اور اس سفر میں تقریباً چھ سے سات گھنٹے لگتے ہیں۔ اس کے برعکس بلوچستان کے کسی ایک ضلع کے اندر ایک مقام سے دوسرے مقام تک سفر کرنے میں بھی دس گھنٹے لگ سکتے ہیں۔ یہ فرق صوبے کے جغرافیائی پھیلاؤ اور انتظامی ضروریات کو سمجھنے کے لیے کافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان میں انتظامی اصلاحات کی ضرورت کو اسی زمینی حقیقت کے تناظر میں دیکھنا ہوگا۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ اس نوعیت کی اصلاحات کے لیے سب سے پہلے سیاسی اتفاق رائے ضروری ہے۔ قومی مباحثے اور سیمینارز اس سمت میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں، لیکن ان کی حقیقی افادیت اسی وقت سامنے آئے گی جب یہ بحث پارلیمنٹ تک پہنچے گی اور سیاسی جماعتیں مل بیٹھ کر قابلِ عمل حل پر اتفاق کریں گی۔ انہوں نے واضح الفاظ میں کہا کہ بلوچستان کو نہ صرف مزید صوبوں یا انتظامی اکائیوں کی ضرورت ہے بلکہ موجودہ صوبائی انتظامی ڈھانچے کو بھی عوامی ضروریات کے مطابق مؤثر بنانا ناگزیر ہے۔ انہوں نے کہا کہ این ایف سی کے تحت وسائل کی تقسیم میں آبادی کو بنیادی اہمیت دی جاتی ہے، تاہم انتظامی ضروریات، جغرافیائی وسعت اور عوام تک خدمات کی رسائی جیسے عوامل کو بھی مناسب اہمیت ملنی چاہیے۔ وزیراعلیٰ نے بتایا کہ جب انہوں نے صوبائی حکومت کی ذمہ داریاں سنبھالیں تو بلوچستان میں ڈویژنز کی تعداد 8 تھی، جسے بڑھا کر 12 کر دیا گیا ہے جبکہ اضلاع کی تعداد تقریباً 36 سے بڑھا کر 41 کی گئی ہے۔ ان اقدامات کا مقصد بڑے اضلاع کو چھوٹی انتظامی اکائیوں میں تقسیم کر کے انتظامی امور کو آسان بنانا اور عوام کو سرکاری خدمات تک بہتر رسائی فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صوبائی حکومت نے اپنے انتظامی اختیارات کے تحت ممکنہ اقدامات کیے ہیں، تاہم آئینی ترامیم اور دیگر بڑے فیصلوں کے لیے وسیع تر سیاسی اتفاق رائے درکار ہوگا۔ بہرحال بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے جو ملک کے تقریباً 44 فیصد رقبے پر پھیلا ہوا ہے اس لیے یہاں بہتر حکمرانی اور عوام کو سہولتیں دینے کے لیے چھوٹے انتظامی یونٹس اور ڈویژنز کا قیام وقت کی اہم ضرورت سمجھا جاتا ہے۔ بلوچستان کا پھیلاؤ بہت زیادہ ہے اور کوئٹہ سے دور دراز علاقوں جیسے گوادر، تربت، خضدار اور ژوب تک رسائی میں گھنٹوں یا دنوں کا فاصلہ حائل ہوتا ہے۔ بلوچستان ایک وسیع رقبے پر محیط خطہ ہے یقیناً اتنے بڑے علاقے میں گورننس، بنیادی مسائل کا حل، ترقی کی رفتار کو ممکن بنانا اتنا آسان نہیں ہے اس کے لیے نچلی سطح تک اختیارات کی منتقلی کے لیے مقامی حکومتوں کی تشکیل، نئے ڈویژنز اور انتظامی یونٹس کے ذریعے گورننس میں بہتری واضح آئے گی اس کے لیے ضروری یہ ہے کہ نچلی سطح تک اختیارات کی منتقلی اور باقاعدہ وسائل کی فراہمی یقینی ہونا چاہیے تاکہ مقامی نمائندگان اپنے حلقوں میں بغیر کسی دباؤ کے کام کر سکیں، ان پر کسی ایم پی اے یا ایم این اے کا دباؤ نہ ہو کیونکہ بعض اراکین اسمبلی نچلی سطح تک اختیارات کی منتقلی میں رکاوٹ بنتے ہیں اور مقامی نمائندگان کو آزادانہ طور پر کام کرنے نہیں دیتے جس کی وجہ سے بلوچستان جیسے بڑے صوبے میں مسائل کے انبار لگ گئے ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ نئے انتظامی یونٹس یا نئے صوبوں کا معاملہ کہاں جا کر رکے گا تاہم صوبوں کے وسیع تر مفاد خاص کر عوام کی ترقی و خوشحالی کیلئے زیادہ سوچنے کی ضرورت ہے جو اس وقت شدید مسائل سے دوچار ہیں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 26 OCT 2026

Page No. 18

نئے اضلاع میں مؤثر انتظامی ڈھانچے کا قیام اور سرکاری اداروں کی فعالیت وقت کی اہم ضرورت

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے صوبے میں نئے اضلاع اور ڈویژنز کے انتظامی ڈھانچے کو مؤثر بنانے، سرکاری اداروں کی فعالیت یقینی بنانے اور عوام کو ان کی دہلیز پر بنیادی سہولیات فراہم کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے ایک نہایت اہم اور حقیقت پسندانہ حکومتی ترجیح کی نشاندہی کی ہے۔ بلوچستان رقبے کے لحاظ سے پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ ہے، جہاں وسیع جغرافیائی فاصلے، دشوار گزار علاقے، منتشر آبادی اور محدود انتظامی وسائل عوام کو سرکاری خدمات کی فراہمی میں بڑی رکاوٹ رہے ہیں۔ ایسے حالات میں چھوٹے انتظامی یونٹس کا قیام، نئے اضلاع میں فعال سرکاری اداروں کی موجودگی اور انتظامی اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی نہ صرف عوامی مشکلات میں کمی لا سکتی ہے بلکہ صوبے میں بہتر طرز حکمرانی، شفافیت اور ترقی کے نئے امکانات بھی پیدا کر سکتی ہے۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے شالی ڈیرہ بگٹی میں گفتگو کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ بلوچستان کے مخصوص حالات میں انتظامی ڈھانچے کو عوامی ضروریات کے مطابق تشکیل دینا ناگزیر ہے۔ انہوں نے کوہ سلیمان ڈویژن کی تمام ڈویژنل آسامیوں کی منظوری اور ان پر جلد تعیناتی کا اعلان بھی کیا ہے، جو انتظامی اصلاحات کی جانب ایک مثبت پیش رفت ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ کسی بھی حکومت کی کامیابی کا اصل پیمانہ محض ترقیاتی منصوبوں کے اعلانات یا نئے انتظامی یونٹس کا قیام نہیں بلکہ عوام کو فراہم کی جانے والی سہولیات اور اداروں کی عملی کارکردگی ہوتی ہے۔ بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں آج بھی شہریوں کو معمولی سرکاری امور، زمینوں کے ریکارڈ، شناختی دستاویزات سے متعلق معاملات، صحت، تعلیم اور دیگر انتظامی مسائل کے حل کے لیے طویل مسافتیں طے کرنا پڑتی ہیں۔ اس صورتحال میں نئے اضلاع اور ڈویژنز کے قیام کا بنیادی مقصد عوام کی مشکلات کم کرنا اور سرکاری خدمات تک ان کی رسائی آسان بنانا ہونا چاہیے۔ اگر نئے انتظامی یونٹس قائم کرنے کے باوجود وہاں ضروری دفاتر، افسران، عملہ اور وسائل دستیاب نہ ہوں تو ایسے اقدامات کے مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہو سکتے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان کی جانب سے کوہ سلیمان ڈویژن میں منظور شدہ آسامیوں پر افسران اور عملے کی جلد تعیناتی کا اعلان اس اعتبار سے خوش آئند ہے کہ کسی بھی نئے انتظامی ڈھانچے کی کامیابی کا انحصار انسانی وسائل اور ادارہ جاتی فعالیت پر ہوتا ہے۔ ضروری ہے کہ ان تعیناتیوں کو شفافیت، میرٹ اور پیشہ ورانہ اہلیت کی بنیاد پر یقینی بنایا جائے۔ سرکاری اداروں میں اہل اور ذمہ دار افسران کی موجودگی سے نہ صرف عوامی مسائل کے حل میں تیزی آ سکتی ہے بلکہ انتظامی معاملات میں جوابدہی اور حکومتی فیصلوں پر عمل درآمد بھی بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ بلوچستان میں انتظامی اصلاحات کے ساتھ تعلیم، صحت، آبنوشی، مواصلات اور بلدیاتی خدمات کے شعبوں کو بھی یکساں اہمیت دینا ہوگی۔ نئے اضلاع میں ضلعی ہیڈکوارٹر ہسپتالوں، بنیادی مراکز صحت، تعلیمی اداروں، پینے کے صاف پانی کی اسکیموں اور رابطہ سڑکوں کی فراہمی کو ترجیح دی جانی چاہیے۔ خصوصاً خواتین، بچوں اور دور افتادہ آبادیوں کو بنیادی سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ذمہ داری ہونی چاہیے۔ اسی طرح مقامی سطح پر انتظامی اختیارات اور مالی وسائل کی مناسب تقسیم سے ترقیاتی منصوبوں کی مؤثر نگرانی اور عوامی شکایات کے فوری ازالے میں مدد مل سکتی ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Balochistan News Quetta

26 OCT 2026

Bullet No. 6

Page No. 19

آٹے کی بڑھتی قیمتیں، حکومتی دعووں کو عملی اقدامات میں بدلنے کا وقت

کوئٹہ سمیت بلوچستان بھر میں آٹے کی قیمتوں میں اچانک اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، جس نے پہلے ہی مہنگائی کے بوجھ تلے دبے عوام کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ بنیادی غذائی ضرورت کی قیمتوں میں اس غیر معمولی تبدیلی نے گھریلو بجٹ کو متاثر کرنے کے ساتھ ساتھ یہ سوال بھی پیدا کر دیا ہے کہ آخر گندم اور آٹے کی فراہمی کا نظام کن مسائل سے دوچار ہے۔ صورت حال اس وقت مزید توجہ طلب ہو جاتی ہے جب ملک میں گندم کی دستیابی اور غذائی ضروریات پوری کرنے کے لئے وافر ذخائر موجود ہونے کی اطلاعات سامنے آ رہی ہوں، لیکن بلوچستان کے شہریوں کو مہنگے آٹے کی صورت میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہو۔ یہ صورت حال ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب گزشتہ روز نائب وزیر اعظم و وزیر خارجہ سینیٹر محمد اسحاق ڈار کی زیر صدارت کابینہ کمیٹی کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں اشیائے ضروریہ کے ذخائر، قیمتوں اور رسد کا جائزہ لیا گیا۔ اجلاس میں گندم کی قیمتوں میں اضافے کے رجحان پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے وفاقی اور صوبائی حکام کو ہدایت کی گئی کہ قیمتوں میں استحکام کے لئے گندم کی رسد بڑھانے سمیت تمام ضروری اقدامات کئے جائیں۔ اجلاس کو چینی کی دستیابی کے حوالے سے بتایا گیا کہ مقامی منڈی میں اس کی قیمت 155 روپے فی کلوگرام کی مقررہ ہدفی خوردہ قیمت سے خاصی کم ہے اور آئندہ کرشنگ سیزن تک ضروریات پوری کرنے کے لئے بھی وافر ذخائر دستیاب ہیں۔ قومی سطح پر اشیائے ضروریہ کی قیمتوں اور ذخائر کا جائزہ لینا یقیناً ضروری ہے، تاہم بلوچستان میں آٹے کی قیمتوں میں ہونے والا اضافہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ حکومتی توجہ کا مرکز صرف مجموعی قومی صورت حال نہ ہو بلکہ صوبوں میں رسد اور قیمتوں کے فرق کو بھی سمجھا جائے۔ ملک میں گندم کے ذخائر موجود ہونے کی اطلاع اپنی جگہ اہم ہے، لیکن بلوچستان کے صارفین کے لئے اصل سوال یہ ہے کہ انہیں مناسب قیمت پر آٹا کب اور کیسے دستیاب ہوگا۔ قومی سطح پر دستیابی اور مقامی منڈی میں ارزانی کے درمیان موجود فاصلے کو ختم کئے بغیر عوام کو ریلیف دینے کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ کوئٹہ میں سامنے آنے والے اعداد و شمار صورت حال کی سنگینی واضح کرتے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق گزشتہ ایک ماہ کے دوران 50 کلو فائن آٹے کے تھیلے کی قیمت میں دو ہزار روپے جبکہ چکی کے 20 کلو آٹے کے تھیلے کی قیمت میں 600 روپے اضافہ ہوا ہے۔ فائن آٹے کا 50 کلو تھیلا تقریباً آٹھ ہزار روپے میں فروخت ہونے کی اطلاع ہے۔ فلور ملز کے نمائندوں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اگر موجودہ حالات برقرار رہے تو یہی تھیلا دس ہزار روپے تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ محض قیمتوں میں معمولی ردوبدل نہیں، بلکہ ان خاندانوں کے لئے ایک بڑا معاشی مسئلہ ہے جن کی آمدنی محدود اور اخراجات مسلسل بڑھ رہے ہیں۔

روزانہ کی بنیاد پر اجرت کمانے والے مزدور، کم تنخواہ پر کام کرنے والے ملازمین، چھوٹے دکاندار اور پنشن پر گزارا کرنے والے بزرگ پہلے ہی اپنے اخراجات میں توازن برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے میں آٹے کی قیمت میں اضافہ انہیں دیگر ضروریات میں کٹوتی پر مجبور کر سکتا ہے۔ آٹا ہماری روزمرہ خوراک کا بنیادی جزو ہے۔ اس لئے اس کی قیمت میں اضافہ کسی ایک تجارتی شعبے تک محدود نہیں رہتا، بلکہ اس کے اثرات معاشرے کے تقریباً ہر طبقے تک پہنچتے ہیں۔ حکومت کو اس معاملے کو صرف کاروباری سرگرمی یا منڈی کی صورت حال کے طور پر دیکھنے کے بجائے عوام کی قوت خرید اور بنیادی ضروریات کے تناظر میں بھی جانچنا چاہئے۔ بلوچستان میں موجودہ بحران کی ایک اہم وجہ سرکاری گندم کے ذخائر کی عدم دستیابی بتائی جا رہی ہے۔ پاکستان فلور ملز ایسوسی ایشن والوں کا کہنا ہے کہ صوبے کی فلور ملز اوپن مارکیٹ سے گندم خریدنے پر مجبور ہیں، جہاں 100 کلو گندم کی بوری تقریباً 14 ہزار 500 روپے میں دستیاب ہے علاوہ ازیں بجلی اور ایندھن کے بڑھتے اخراجات بھی آٹے کی تیاری کو مہنگا بنا رہے ہیں۔ اس صورت حال سے ظاہر ہوتا ہے کہ آٹے کی قیمتوں کا مسئلہ صرف طلب میں اضافے یا دکانداروں کے نرخوں تک محدود نہیں۔ گندم کی خریداری، پسائی، توانائی اور نقل و حمل سمیت مختلف عوامل مل کر حتمی قیمت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر فلور ملز کو مناسب نرخوں پر خام مال دستیاب نہ ہو تو پیداواری لاگت میں اضافے کا دباؤ بالآخر صارفین تک منتقل ہونے کا امکان رہتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ صوبائی گندم کی دستیابی اور آٹے کی قیمتوں کے معاملے پر وفاقی حکومت کے ساتھ موثر رابطہ قائم کرے۔ صوبے کی ضروریات کا درست تخمینہ مرتب کر کے وفاق کو بتایا جائے کہ مقامی پیداوار، موجودہ ذخائر اور بیرونی ذرائع سے آنے والی گندم کے تناظر میں کتنی مقدار درکار ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ گندم اور آٹے کی ترسیل کے اہم راستوں کی صورت حال کا جائزہ لے اور متعلقہ اداروں کے ساتھ مل کر سپلائی کا تسلسل برقرار رکھنے کے انتظامات کرے۔ قیمتوں پر قابو پانے کے لئے منڈیوں کی نگرانی بھی اہم ہے۔ نرخناموں پر موثر عملدرآمد بھی ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ مصنوعی بحران کھڑا کرنے والوں کے خلاف موثر کارروائی کی جائے۔ حکومت کو طلب، رسد اور پیداواری لاگت کی بنیاد پر صورت حال کا جائزہ لینا چاہئے، جبکہ ذخیرہ اندوزی یا ناجائز منافع خوری کی شکایات پر شواہد کی روشنی میں کارروائی کی جائے۔ اس طرح اصل مسائل کی نشاندہی کرتے ہوئے ایسے اقدامات کئے جا سکتے ہیں جن سے کاروباری سرگرمیاں بھی متاثر نہ ہوں اور صارفین کو بھی ریلیف ملے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ متعلقہ حکام عوام کو صورت حال سے باخبر رکھیں اس سے نہ صرف انتظامی جواب دہی بہتر ہوگی بلکہ غیر یقینی صورت حال اور بے جا خدشات کو کم کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Time Quetta

Bullet No. 6

Dated: 26 OCT 2026

Page No. 20

Traders woes

Balochistan, possesses immense economic potential due to its mineral resources, geographical location and borders with Iran and Afghanistan. However, the business community and traders continue to face serious difficulties because of the unsatisfactory law and order situation, unsafe highways, suspended cross-border trade and inadequate government support. These challenges are discouraging investment and compelling local traders and entrepreneurs to consider moving their businesses to other provinces, an alarming development for a region already suffering from widespread poverty and unemployment.

Trade is a major source of livelihood for thousands of families in Balochistan. In several border districts, including those adjoining Iran and Afghanistan, people depend on cross-border commerce for their daily earnings. The suspension of trade activities for various reasons has deprived traders, transporters, labourers and small shopkeepers of their income. Restrictions on the movement of goods also create shortages of essential commodities and increase prices, adding to the hardships of ordinary citizens. When trade routes remain closed for prolonged periods, the consequences extend far beyond the business community.

The deteriorating security situation has further complicated commercial activities. Traders and transporters travelling on highways face concerns about their safety, while incidents of insecurity undermine confidence in the provincial economy. Businesses cannot flourish in an environment where the transportation of goods and movement of people remain uncertain. Investors require peace, stability and reliable security arrangements before committing their capital to any region. Without these basic conditions, even the most promising economic opportunities remain unexploited.

The departure of local investors would be particularly damaging for Balochistan. Private businesses generate employment, support families, contribute to government revenue and stimulate economic activity in surrounding communities. If entrepreneurs relocate their capital and operations elsewhere, the province will lose not only investment but also valuable employment opportunities for its young population. With poverty and unemployment already widespread, further economic decline could deepen public frustration and deprive thousands of young people of opportunities to earn respectable livelihoods.

The provincial and federal governments must recognise that protecting trade is essential to improving the economic conditions of Balochistan. Effective security arrangements should be ensured on major highways, while border crossings must remain operational under clear, transparent and predictable regulations. Any necessary restrictions should be properly coordinated, and legitimate traders should not suffer because of administrative delays or inconsistent policies.

The government should also establish regular consultation with chambers of commerce, trade associations, transporters and local business representatives to identify problems and develop practical solutions. Balochistan cannot achieve sustainable development without a thriving private sector. Authorities must take immediate and meaningful steps to restore traders' confidence, protect businesses and facilitate regional commerce.

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 26 OCT 2026 Page No. 21

بلوچستان میں سیاسی ہم آہنگی سبوتاژ کیوں ہے---؟

موجودہ حالات میں وطنِ عزیز پاکستان مختلف محاذوں پر سنگین مشکلات سے دوچار ہے---سرحدوں پر کشیدگی کی صورتِ حال ہے---جبکہ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں داخلی بدامنی، دہشت گردی اور بیرونی جارحیت کے منفی اثرات نمایاں ہیں---دوسری جانب ملک میں بڑھتا ہوا سیاسی انتشار---وفاق اور صوبوں کے درمیان تناؤ---سیاسی جماعتوں اور وفاقی اداروں کے مابین ہم آہنگی کا فقدان---اور حکومت و اپوزیشن کی باہمی محاذ آرائی قومی استحکام کیلئے ایک بڑا چیلنج بن چکا ہے--بدقسمتی سے ملک میں افہام وتفہیم، برداشت---اور سیاسی مفاہمت کی فضا کمزور ہوتی جارہی ہے۔--حکومت اور اپوزیشن دونوں اپنی اپنی ضد اور ہٹ دھرمی پر قائم دکھائی دیتے ہیں--۔پاکستان تحریکِ انصاف دھرنوں اور لانگ مارچ کی سیاست سے پیچھے ہٹنے پر آمادہ نہیں۔-جبکہ حکومت اور متعلقہ ادارے اپوزیشن کے مطالبات تسلیم کرنے کو اپنی شکست تصور کرتے ہیں---اس طرزِ عمل نے سیاسی بحران کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے---حقیقت یہ ہے---کہ موجودہ صورتِ حال کی ذمہ داری کسی ایک فریق پر عائد نہیں کی جا سکتی---بلکہ تمام متعلقہ فریقوں کو اپنے کردار اور طرزِ عمل کا سنجیدگی سے جائزہ لینا ہوگا--حکومت کی بنیادی ذمہ داری ہے---کہ وہ تمام سیاسی قوتوں کو ساتھ لے کر چلے---پارلیمنٹ کو حقیقی معنوں میں بااختیار بنائے---اور اپوزیشن کے جائز مطالبات پر سنجیدگی سے غور کرے--جمہوریت کا حسن یہی ہے---کہ اختلافِ رائے کو برداشت کیا جائے---اور مسائل کا حل طاقت، دباؤ یا انتقامی کارروائیوں کے بجائے---مذاکرات اور آئینی طریقہ کار کے ذریعے تلاش کیا جائے۔

اب بھی اگر عمران خان کو قانونی تقاضوں کے مطابق مناسب سہولتیں فراہم کرنے---ان کے مقدمات کے منصفانہ فیصلوں---اور دیگر جائز مطالبات پر پیش رفت سے---سیاسی استحکام کی راہ ہموار ہو سکتی ہے---تو اس عمل میں غیر ضروری تاخیر [illegible] جا رہی ہے---[illegible] میں سیاسی مخالفین کے ساتھ قانون، انصاف---اور جمہوری اصولوں کے مطابق برتاؤ کیا جاتا ہے--۔پاکستان میں بھی جمہوری روایات کو مضبوط کرنے---اور سیاسی درجہ حرارت کم کرنے کیلئے اسی طرزِ عمل کو اپنانا ناگزیر ہے--۔انتقامی سیاست اور سیاسی مخالفین کو---دیوار سے لگانے کی روش ملک کو داخلی طور پر کمزور کرنے کے ساتھ ساتھ---عالمی سطح پر بھی اس کی ساکھ کو متاثر کرتی ہے---وقت کا تقاضا ہے---کہ حکومت فوری طور پر مؤثر--اور نتیجہ خیز مذاکرات کیلئے تین الگ الگ کمیٹیاں تشکیل دے---پہلی کمیٹی حکومت اور اپوزیشن کے درمیان سیاسی مفاہمت کیلئے کام کرے---دوسری کمیٹی وفاق اور صوبوں کے درمیان اختلافات دور کرنے اور باہمی اعتماد بحال کرنے کی کوشش کرے---جبکہ تیسری کمیٹی قومی سلامتی، علاقائی امن اور ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات کی بہتری کیلئے قابلِ عمل تجاویز مرتب کرے---ان کمیٹیوں میں سیاسی بصیرت رکھنے والے افراد---سنجیدہ سیاست دانوں اور متعلقہ شعبوں کے تجربہ کار ماہرین کو شامل کیا جائے---تاکہ ان کی کوششیں محض رسمی کارروائی تک محدود نہ رہیں--بلکہ عملی نتائج سامنے آئیں---بھارت اور افغانستان سمیت ہمسایہ ممالک کے ساتھ---قومی مفادات کی روشنی میں مؤثر سفارت کاری---اور مذاکرات کا راستہ اختیار کرنا بھی ضروری ہے---اسی طرح ملک کی تمام سیاسی جماعتوں کو قومی مفاد کے مشترکہ نکات پر متحد ہونا چاہیے---اگر سیاسی اختلافات میں کمی آئے---سرحدی کشیدگی کے خاتمے کیلئے سنجیدہ کوششیں ہوں---اور [illegible] تمام کو ترجیح دی جائے---تو پاکستان [illegible] اور امن کی جانب گامزن ہو سکتا ہے--اس عمل میں حکومت کا کردار کلیدی حیثیت رکھتا ہے---تاہم ضروری ہے---کہ حکومتی فیصلے آئین، قانون، پارلیمانی بالادستی--اور قومی مفاد کے مطابق ہوں---نہ کہ کسی غیر آئینی دباؤ یا غیر جمہوری طرزِ عمل کے زیرِ اثر ہوں---اپوزیشن کی ذمہ داریاں بھی کم نہیں ہیں---سیاسی استحکام کیلئے جہاں حکومت کو لچک، برداشت اور مفاہمت کا مظاہرہ کرنا ہوگا---وہاں اپوزیشن کو بھی ہوشمندی اور ذمہ داری کا ثبوت دینا ہوگا---جلاؤ گھیراؤ، توڑ پھوڑ، تصادم اور محاذ آرائی کی سیاست سے گریز کرتے ہوئے---اپنے مطالبات آئینی اور جمہوری طریقوں سے پیش کرنا ضروری ہے---سیاسی جماعتوں کو اپنے اندر بھی جمہوری رویوں کو فروغ دینا چاہیے---اور اختلافِ رائے کو دشمنی میں تبدیل کرنے کے بجائے اسے جمہوری عمل کا حصہ سمجھنا چاہیے---سیاسی قیادت کو ایسے اقدامات سے اجتناب کرنا چاہیے---جو ملک یا کسی صوبے کو مزید بحران کی طرف دھکیل دیں---صوبائی حکومتوں اور وفاق کے درمیان اختلافات کو اس نہج تک نہیں پہنچنا چاہیے---کہ انتظامی بحران پیدا ہو---یا غیر معمولی آئینی اقدامات کی نوبت آ جائے---ماضی کے تلخ تجربات سے سبق سیکھنا وقت کی اہم ضرورت ہے---9 مئی جیسے واقعات نے ملکی سیاست میں گہرے اختلافات، باہمی بداعتمادی---اور اداروں و سیاسی جماعتوں کے درمیان تلخی کو جنم دیا---ایسے واقعات کے اسباب، ذمہ داریوں اور قانونی پہلوؤں کا جائزہ آئین و قانون کے مطابق لیا جانا چاہیے---جبکہ مستقبل میں اس نوعیت کے واقعات کی روک تھام کیلئے سیاسی قیادت کو سنجیدہ کردار ادا کرنا ہوگا---قومی اداروں کا احترام، قانون کی پاسداری---اور سیاسی اختلافات کو پُرامن انداز میں حل کرنا ایک مستحکم ریاست کی بنیادی ضرورت ہے۔

اس ساری صورتحال میں بلوچستان کو تجربہ گاہ بنایا گیا ہے---ایک وقت تھا---کہ بلوچستان کے تجربہ کار اور بالغ نظر سیاست دان ہمیشہ---مذاکرات مشاورت اور [illegible] کو ترجیح دیتے ہیں---کیونکہ سیاسی مسائل کا مستقل حل طاقت کے استعمال---یا ایک دوسرے کو شکست دینے میں نہیں---بلکہ قابلِ قبول راستہ تلاش کرنے میں مضمر ہوتا ہے---بلوچستان میں صوبائی حکومت اور اپوزیشن کو یہ حقیقت تسلیم کرنا ہوگی---کہ سیاسی استحکام کسی ایک جماعت کی کامیابی---یا دوسری جماعت کی ناکامی کا نام نہیں---بلکہ یہ پورے صوبے اور اس کے عوام کی مشترکہ ضرورت ہے---بلوچستان میں امن وامان میں ممکن ہے---اگر قومی مفاد ذاتی اور جماعتی مفادات سے بالاتر ہونا چاہیے---آج بلوچستان میں ساحل اور وسائل کی وجہ سے---پاکستان کو داخلی و خارجی چیلنجز کا سامنا ہے---معیشت کی بہتری، امن وامان کا قیام---دہشت گردی کا خاتمہ، سرحدوں کا تحفظ---اور عوام کو درپیش مسائل کا حل اسی وقت ممکن ہے---جب حکمران اور سیاسی قیادت باہمی اختلافات کو ایک حد میں رکھتے ہوئے---بلوچستان میں قومی مفاد کو ترجیح دے گی---اقتدار عارضی ہے---لیکن ریاست اور اس کے عوام کا مستقبل زیادہ اہم ہے---یہی وہ بنیادی سوال ہے---کہ بلوچستان میں ریاست کی دلچسپی اور سنجیدگی نہ ہونے کے برابر ہے--لہٰذا حکومت، اپوزیشن، سیاسی جماعتوں---اور تمام متعلقہ قومی اداروں کو چاہیے---کہ وہ بلوچستان میں کشیدگی کم کرنے---اعتماد سازی اور بامقصد مذاکرات کے لیے عملی اقدامات کریں---ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے بجائے صوبہ بلوچستان کو بحرانوں سے نکالنے کی مشترکہ کوشش کریں---یہی وہ راستہ ہے---جس کے ذریعے بلوچستان میں سیاسی استحکام---قومی یکجہتی، ترقی اور خوشحالی کے منازل حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

بلوچستان کو زبانی طور پر پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے---لیکن بلوچستان کے عوام کے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک روا رکھا جارہا ہے---اگر حکمران واقعی ملکی سالمیت---معاشی ترقی اور امن و خوشحالی کیلئے سنجیدہ ہے--تو بلوچستان کے ساتھ اپنائیت کا اظہار کریں---بلوچستان ہم سب کا وطن ہے---ریاست پاکستان کی اہم اکائی ہے---اس کا استحکام، سلامتی اور خوشحالی ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے---ایسے مثبت اقدامات کا آغاز کیا جائے---جس کی بنیاد پر عوام کو بار بار یہ نہ کہنا پڑے---کہ بلوچستان میں سیاسی ہم آہنگی سبوتاژ کیوں ہے---؟

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 26 OCT 2026 Page No. 22

ایرانی بلوچستان میں "گریٹ گیم" کی پاکستان میں تپش

گزشتہ کئی ہفتوں سے ہمارے ریگولر اور سوشل میڈیا کی توجہ خیبر پختونخوا پر مرکوز ہے۔ وہاں گورنر راج یا ایمرجنسی کا نفاذ زیر بحث رہا۔ اب ان دونوں کے امتزاج پر مبنی اقدامات اٹھالئے گئے ہیں۔ ان کے نتائج پر تبصرہ آرائی قبل از وقت قیاس آرائی ہوگی۔ دہشت گردی مگر اس صوبے تک ہی محدود نہیں۔

دہشت گردی کی وجوہات فقط مقامی نہیں۔

نصرت جاوید

برطانوی سامراج کی ہمارے خطے میں آمد کے چند ہی ماہ بعد 250 سال قبل زار شاہی کے تحت توسیع پسندی کے جنون میں مبتلا ہوئے روس کے ساتھ نام نہاد "گریٹ گیم" کا آغاز ہوگیا تھا۔ جو قضیہ شروع ہوا وہ روس میں کمیونسٹ انقلاب اور برطانیہ کی ہمارے خطے سے روانگی کے بعد بھی جاری رہا۔ اس کی انتہا میں "افغان جہاد" اور بعدازاں مذکورہ جہاد کے سرپرستوں ہی کی جانب سے دہشت گردی کے خلاف برسوں تک محیط جنگ جاری رہی۔ 2021 کے اگست میں اس کے انجام پر طالبان فاتح کی صورت کابل لوٹ آئے۔

طالبان کی بطور فاتح کابل واپسی کا ہم سادہ لوح پاکستانیوں نے نہایت خلوص سے خیر مقدم کیا۔ مجھ جیسے جھکی مگر متنبہ کرتے رہے کہ "غلامی کی زنجیریں کٹ جانے" پر شاداں محسوس کرتے ہوئے ہمیں افغان قوم کی "اجتماعی یادداشت" ذہن میں رکھنا ہوگی۔ بطور فاتح کابل لوٹنے کے بعد طالبان نے اسے یاد رکھا۔ پاکستان میں اپنے "نظریاتی بھائیوں" کی امریکی افواج کے چھوڑے جدید ترین ہتھیاروں کی مدد سے پشت پناہی میں معروف ہوگئے اور اس کے نتیجے میں پاکستان کی ریاست اپنی بقا یقینی بنانے کے لئے خیبر پختونخوا میں گورنر راج جمع ہنگامی حالات کے نفاذ کو مجبور ہوگئی ہے۔

"ذہن سازوں" کے بے پناہ ہجوم کے باوجود حکومت مگر اس تاثر کا مؤثر جواب اب تک فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے کہ خیبر پختون خوا میں گورنر راج جمع ہنگامی حالات کا نفاذ محض ایک سیاسی جماعت کی منتخب حکومت کی فراغت

ہے۔ افغان در اندازی مذکورہ اقدام کا اہم ترین سبب ہے۔ ریاستی بیانیہ سازوں کو اس پہلو کی جانب توجہ مرکوز رکھنا ہوگی۔

دہشت گردی کا ذکر ہو تو بلوچستان بھی ذہن میں رکھنا ہوگا۔ خیبر پختونخوا کی طرح افغانستان وہاں بھی بدامنی بھڑکانے میں اہم کردار ادا کررہا ہے۔ پاکستان کو سیاسی و معاشی استحکام سے محروم رکھنے کی خواہش میں بھارت افغانستان کا اہم شراکت دار بن چکا ہے۔

تاریخی حوالوں سے ایران بھی کئی صدیوں سے ہمارے بلوچستان خصوصاً اس کی ساحلی پٹی پر توجہ دیتا رہا ہے۔ 1950 کی دہائی میں برطانیہ اور امریکہ نے سامراج دشمن ڈاکٹر مصدق کی حکومت کو سی آئی اے کی بھڑکائی سازش کے ذریعے ختم کیا۔ ایران میں شاہی نظام شدت سے بحال ہوا تو رضا شاہ پہلوی خود کو خطے کا تھانے دار سمجھنا شروع ہوگیا۔ ہمارے بلوچستان میں جمہوری نظام کا قیام اسے پسند نہیں تھا۔ ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت کے دوران بلوچستان میں برپا شورش کو ہوا دینے میں اس کے خیالات نے بھی اہم کردار ادا کیا تھا۔

ایران میں اسلامی انقلاب کے بعد اسرائیل بتدریج بلوچستان پر توجہ دینا شروع ہوگیا۔ ہمارے دوست چین کی بلوچستان کے ساحل میں سرمایہ کاری نے مغربی ممالک کے سرمایہ دارانہ مفادات کو ضرب لگائی۔ مختصر ترین الفاظ میں یوں کہہ لیں کہ فقط بھارت اور افغانستان ہی نہیں عالمی اجارہ داری کی خواہش مند قوتیں باہم مل کر بلوچستان کے ساحل و وسائل پر لالچی نگاہ رکھے ہوئے ہیں۔

رواں برس کے مارچ کا آغاز ہوتے ہی اسرائیل نے امریکہ کے ساتھ مل کر ایران پر احمقانہ جنگ مسلط کردی تھی۔ اس جنگ کا آغاز اس بچگانہ خیال سے ہوا کہ اگر فضائی حملے سے ایران کے رہبر اعلیٰ کو شہید کردیا جائے تو 1979 سے "مسلط نظام" کے خلاف ایرانی عوام امریکہ کو نجات دہندہ تصور کرتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئیں گے۔ ایران کی تاریخ و ثقافت سے جاہلانہ لاعلمی پر مبنی یہ خوش فہمی مگر جنگ مسلط ہونے کے پہلے روز سے غلط ثابت ہونا شروع ہوگئی۔ ایران کو "آزاد" کروانے کے بجائے امریکہ اور اسرائیل دنیا کو آبنائے ہرمز کی بدولت آئے تیل، گیس اور کھاد سے محروم کررہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں پاکستان جیسے بے تحاشہ ممالک میں ناقابل برداشت مہنگائی کا جو عذاب نازل ہوا ہے اس سے نجات کے امکانات محدود سے محدود تر ہورہے ہیں۔ ایک بات اگرچہ طے ہوچکی ہے اور وہ یہ کہ فی الوقت جنگ جاری رکھتے ہوئے امریکہ اور اسرائیل ایرانی حکومت سے اپنی شرائط منوا نہیں سکتے۔ سات سمندر پار اور بذات خود تیل اور گیس کی دولت سے مالا مال ہوئے امریکہ غالباً ایران میں اپنی ہزیمت برداشت کرسکتا ہے۔ ایران کا "اسلامی نظام" مگر اسرائیل اپنی بقاء کے لئے برداشت کرہی نہیں سکتا۔ اس کے ساتھ براہ راست جنگ میں الجھنے کے بجائے البتہ ایران میں علیحدگی پسند تحاریک کی پشت پناہی کی راہ ڈھونڈ رہا ہے۔

ایران پر براہ راست جنگ مسلط کرنے کے بجائے وہاں کرد، بلوچ اور آذری علیحدگی پسندوں کی پشت پناہی کے ارادے مارچ 2026 کی جنگ کے آغاز سے قبل ہی نمایاں ہونا شروع ہوگئے تھے۔ بطور پاکستانی اگرچہ میں فقط بلوچستان کے حوالے سے اسرائیلی ارادوں کا کھوج لگانے کی کوشش کرتا رہا۔ اس حوالے سے ہوئی کھوج کے دوران 2025 کے جون میں دریافت ہوا کہ اسرائیل کی پشت پناہی سے واشنگٹن میں قائم ہوئے ایک تھنک ٹینک میں بلوچستان پر توجہ دینے کے لیے ایک نئے شعبے کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔

جس تھنک ٹینک کا ذکر ہے اس کا نام ہے "مڈل ایسٹ میڈیا ریسرچ انسٹی ٹیوٹ" انگریزی میں یہ انسٹی ٹیوٹ (MEMRI) کے نام سے معروف ہے۔ اسے 1998 میں اسرائیل کی خفیہ ایجنسی سے "ریٹائر" ہوئے ایک افسر یگال کارمون (Yigal Carmon) نے امریکہ میں مقیم چند یہودی دوستوں کی مدد سے متعارف کروایا تھا۔ اس کا بنیادی مقصد مشرق وسطی کے اخبارات میں عربی زبان میں چھپے مضامین میں حاوی رجحانات کا جائزہ لینا تھا۔ بتدریج اس نے عالمی اخبارات میں بھی مشرق وسطی پر لکھے مضامین یا تحقیقی دستاویز کا تجزیہ شروع کردیا۔ رواں صدی کی پہلی دہائی میں ایرانی میڈیا میں فارسی زبان میں لکھے مضامین بھی اس کی خصوصی توجہ کے مستحق گردانے گئے۔ جون 2025 میں لیکن اس نے بلوچستان پر توجہ دینے کے لئے ایک خصوصی شعبہ متعارف کروایا۔ "بلوچستان" کا ذکر کرتے ہوئے ایرانی اور پاکستانی بلوچستان کے مابین تفریق نظر انداز کردی گئی۔

بلوچستان کا شعبہ متعارف کرواتے ہی MEMRI نے 12 جون 2025 میں پاکستان سے عرصہ ہوا خود ساختہ جلاوطن ہوئے ہربیار مری کا ایک خصوصی مضمون چھاپا۔ مذکورہ مضمون میں ہربیار نے طویل دلائل کے ساتھ یہ کہانی بیچی کہ ایران ایک کثیر القومی ملک ہے اور یہاں آباد بلوچ اور کرد فارسی زبان وثقافت کے غلبے سے اکتا چکے ہیں۔ اسرائیل اور امریکہ جیسے ممالک کو ان اقوام کی "تحاریک آزادی" کی پشت پناہی کرنا ہوگی۔ ہربیار مری کا مضمون پڑھتے ہی میرا ماتھا ٹھنکا اور اس کا ذکر اس کالم اور مختلف ٹی وی پروگراموں میں کرتا رہا۔

مجھے گماں تھا کہ مارچ 2026 میں مسلط ہوئی جنگ کے بعد شاید اس مضمون کی اہمیت باقی نہیں رہی۔ آج سے دو دن قبل مگر ہانگ کانگ میں قائم ایک انسٹی ٹیوٹ نے جو چین کے "ون بیلٹ ون روڈ" کے تحت چلائے منصوبوں سے منسلک ممالک پر توجہ دیتا ہے ایک تحقیقی رپورٹ شائع کی۔ اس میں دعویٰ ہوا کہ ایرانی بلوچستان میں متحرک علیحدگی پسندوں کی جانب سے وہاں تعینات سکیورٹی اہلکاروں کے خلاف دہشت گرد حملے شروع کردیئے گئے ہیں۔ ستمبر 2026 میں دو اعلیٰ سطحی افسران دہشت گرد حملوں کے نتیجے میں جاں بحق ہوئے۔ یکم سے 8 اکتوبر کے درمیان بھی ایرانی بلوچستان میں 5 دہشت گرد حملے ہوچکے ہیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 26 OCT 2026 Page No. 23

بلوچستان۔ زمین کے نیچے دولت، زمین کے اوپر جنگ

ندیم احمد فاروقی

گوادر کے بعد اب ہماری نظر بلوچستان پر ہے: اس سرزمین پر جس کے ساحل سے پاکستان کو سمندری تجارت کے نئے راستے مل سکتے ہیں، جس کی زمین میں تانبے اور سونے کے بڑے ذخائر موجود ہیں، اور جس کی جغرافیائی اہمیت پاکستان، چین اور دوسری عالمی طاقتوں کے مفادات سے جڑی ہوئی ہے۔ مگر اسی بلوچستان میں غربت، سیاسی بے چینی، مسلح شورش اور ترقی کے ثمرات کی غیر مساوی تقسیم جیسے مسائل بھی موجود ہیں۔ سوال یہ ہے کہ قدرتی دولت سے مالا مال یہ خطہ اپنے وسائل کو خوش حالی میں کیوں نہیں بدل سکا؟

بلوچستان کا مسئلہ صرف معدنیات کا نہیں؛ یہ اختیار، وسائل کی تقسیم، سیاسی نمائندگی اور اعتماد کا مسئلہ بھی ہے۔ صوبے کے بہت سے لوگوں کی شکایت رہی ہے کہ ان کی زمین سے نکلنے والی دولت قومی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے، لیکن مقامی آبادی کو تعلیم، علاج، صاف پانی، روزگار اور بنیادی سہولتوں کے حوالے سے وہ نتائج دکھائی نہیں دیتے جن کی توقع قدرتی وسائل سے مالا مال علاقے سے کی جاتی ہے۔ قدرتی وسائل کی آمدنی اور وفاقی و صوبائی تعلقات پر ہونے والے تحقیقی مطالعات میں بھی ان مسائل کی نشاندہی کی گئی ہے۔ اس لیے بلوچستان کی بے چینی کو محض چند مسلح تنظیموں کی کارروائیوں تک محدود کر کے سمجھنا ممکن نہیں۔

بلوچستان کی معدنی دولت کی بات ہو تو ریکوڈک سب سے نمایاں مثالوں میں شامل ہے۔ ضلع چاغی میں واقع یہ تانبے اور سونے کا بڑا منصوبہ پاکستان کی تاریخ کی اہم ترین ممکنہ غیر ملکی سرمایہ کاریوں میں شمار ہوتا ہے۔ منصوبے کی ملکیت میں کینیڈین کمپنی بیرک کے 50 فیصد، وفاقی سرکاری اداروں کے مجموعی 25 فیصد اور حکومتِ بلوچستان کے 25 فیصد حصص ہیں۔ بیرک کی تکنیکی رپورٹ کے مطابق پہلے مرحلے میں پیداوار کا ہدف 2028ء ہے۔ یہ ہدف ابھی مستقبل کا منصوبہ ہے، مکمل شدہ معاشی کامیابی نہیں۔

اس منصوبے سے روزگار، برآمدات، سرکاری آمدنی اور مقامی ترقی کے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔ لیکن اصل سوال یہ ہے کہ ان مواقع سے فائدہ کس طرح اٹھایا جائے گا۔ کتنے مقامی نوجوانوں کو فنی تربیت ملے گی؟ کتنے افراد کو مستقل روزگار حاصل ہوگا؟ مقامی کاروبار کو منصوبے کی رسد اور خدمات میں کتنی جگہ ملے گی؟ پانی کے محدود وسائل، ماحول اور مقامی آبادی پر اثرات کی نگرانی کس طرح ہوگی؟ ان سوالات کے جواب صرف اشتہارات یا سرمایہ کاری کے اعلانات سے نہیں، قابلِ تصدیق نتائج سے ملنے چاہئیں۔

سینڈک کا منصوبہ بھی بلوچستان کے معدنی وسائل اور بیرونی سرمایہ کاری کے تعلق کی ایک مثال ہے، جہاں چینی کمپنی کا کردار رہا ہے۔ چین کے لیے پاکستان کی جغرافیائی اہمیت، گوادر بندرگاہ اور علاقائی رابطوں کے امکانات اہم معاشی مفادات رکھتے ہیں۔ دوسری جانب مغربی ممالک کی کمپنیاں بھی تانبے اور دیگر اہم معدنیات میں سرمایہ کاری کرتی ہیں، کیونکہ برقی گاڑیوں، بجلی کے نظام اور جدید ٹیکنالوجی کی صنعتوں میں ان دھاتوں کی ضرورت بڑھ رہی ہے۔

یوں بلوچستان کی معدنی دولت عالمی معیشت کے لیے اہم ہے، لیکن اس حقیقت سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ ہر بیرونی سرمایہ کاری کسی ملک کے خلاف سازش ہے۔ سرمایہ کار اپنے معاشی مفادات دیکھتے ہیں؛ پاکستان کی ذمہ داری ہے کہ وہ شفاف معاہدوں، مناسب مالی شرائط، مؤثر نگرانی اور مقامی آبادی کے حقوق کے ذریعے اپنے قومی مفادات کا تحفظ کرے۔

بیرونی سرمایہ کاری اور قومی خودمختاری ایک دوسرے کی ضد نہیں، بشرطیکہ فیصلے جواب دہی اور واضح اصولوں کے تحت ہوں۔

مگر اس معاشی امکان کے سامنے سب سے بڑی رکاوٹوں میں سے ایک مسلسل بدامنی ہے۔ فروری 2026ء میں بلوچستان کے متعدد مقامات پر مربوط مسلح حملے ہوئے، جن میں عام شہری اور سیکیورٹی اہلکار ہلاک ہوئے۔ اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل نے ان حملوں کی مذمت کی۔ ایسے حملے انسانی جانوں کے ناقابلِ تلافی نقصان کے علاوہ ترقیاتی منصوبوں، سرمایہ کاری، روزگار اور تجارت کے لیے بھی خطرات پیدا کرتے ہیں۔

عام شہریوں، مزدوروں یا سیکیورٹی اہلکاروں کا قتل کسی سیاسی مقصد کے نام پر جائز نہیں ہو سکتا۔ لیکن مسلح تشدد کے خلاف کارروائی اور سیاسی شکایات کا حل دو الگ راستے بھی نہیں ہیں۔ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ شہریوں کا تحفظ کرے، قانون کے مطابق کارروائی کرے۔ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے الزامات کی شفاف تحقیقات یقینی بنائے اور سیاسی اختلاف کے پُرامن راستے کھلے رکھے۔ اسی طرح سیاسی قیادت اور مقامی نمائندوں کو بھی تشدد سے لاتعلقی کے ساتھ مسائل کے حل میں اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔

بلوچستان کی ترقی کا ایک اہم اصول یہ ہونا چاہیے کہ معدنی دولت صرف کان سے دھات نکالنے اور اسے بیرونِ ملک بھیجنے تک محدود نہ رہے۔ مقامی سطح پر معدنیات کی پراسیسنگ، فنی تعلیم، چھوٹے کاروبار، بجلی، پانی، صحت اور تعلیم کے منصوبوں کو بھی ترقی دی جائے۔ وفاقی اور صوبائی حکومتیں معدنی رائلٹی، ٹیکس، مقامی ملازمتوں اور ترقیاتی اخراجات کی تفصیلات عوام کے سامنے رکھیں، تاکہ یہ جانچا جا سکے کہ وعدوں کے مقابلے میں عملی نتائج کیا ہیں۔

یہی وہ مقام ہے جہاں سی پیک، گوادر اور بلوچستان کے معدنی وسائل ایک دوسرے سے جڑتے ہیں۔ سڑکیں اور بندرگاہیں تجارت کے راستے کھول سکتی ہیں، معدنی ذخائر برآمدات میں اضافہ کر سکتے ہیں اور بیرونی سرمایہ کاری نئی صنعتوں کو جنم دے سکتی ہے۔ لیکن اگر مقامی آبادی خود کو ان منصوبوں سے الگ محسوس کرے تو معاشی ترقی اور سماجی اعتماد کے درمیان فاصلہ برقرار رہے گا۔

پائیدار امن کے لیے سیکیورٹی ضروری ہے، مگر اس کے ساتھ انصاف، سیاسی شمولیت، روزگار اور بہتر حکمرانی بھی درکار ہیں۔

بلوچستان پاکستان کے لیے محض ایک معدنی خزانہ یا جغرافیائی راستہ نہیں؛ یہ لاکھوں لوگوں کا گھر ہے۔ اس کے مستقبل کا فیصلہ صرف اس بات سے نہیں ہوگا کہ زمین سے کتنا تانبا اور سونا نکالا گیا، بلکہ اس بات سے بھی ہوگا کہ اس دولت نے وہاں رہنے والوں کی زندگیوں میں کتنی بہتری پیدا کی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: AZADI QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 26 OCT 2026 Page No. 2 4

آپریشن ... سیکیورٹی فورسز کی بڑی کارروائی 33 دہشت گرد ہلاک

[illegible]

[illegible]

[illegible]